رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

۴۵۶

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ما/ للعہ
ششماہی ۸ر
سہ ماہی ۱۲/ ۳ ہے

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	مورخہ ۷ محرم ۱۳۵۶ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۳۷ء	نمبر ۶۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ مارچ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر نہ صرف خدام کو زیارت کی سعادت بخشی ۔ بلکہ خطبۂ جمعہ بھی ارشاد فرمایا ۔ اور نماز پڑھائی ۔ چونکہ حضور کو ابھی تک نقاہت اور کمزوری ہے ۔ اس لئے ممبر پر بیٹھ کر آہستہ آہستہ بولتے رہے جسے ساری مجمع تک پہونچانے کی خدمت چند احباب بجالاتے رہے ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ کی شکایت ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نبی کی تحقیر کرنے والوں سے ہرگز صلح نہیں ہوسکتی

"جو شخص کسی نبی کی تحقیر کرتا ہے ۔ یا تحقیر کرنے والے کا دوست اور حامی ہے اور پھر وہ اُس قوم سے صلح چاہتا ہے ۔ جو اُس نبی پر دل وجان سے قربان ہے وہ ایسا مورکھ اور نادان ہے ۔ کہ جہالت اور نادانی ہیں دنیا میں کوئی اُس کی نظیر نہیں ۔ ایک شخص جو کسی کے باپ کو گندی گالیاں دیتا ہے ۔ اور پھر چاہتا ہے ۔ کہ اس کا بیٹا اس سے خوش ہو ۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے ۔ جو لوگ محض زبان سے کسی قوم کے ساتھ صلح کرنے کے لئے زور دیتے ہیں ۔ اُن کو چاہیئے ۔ کہ صلحکاری کے کام بھی دکھلائیں ۔"

([illegible])

قتل کے ارادے سے قادیان میں آنے والا ایک احراری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۱۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ پرسوں ایک شخص امرتسر سے یہاں آیا۔ اور سٹیشن پر اتر کر سیدھا احرار کی مسجد گیا۔ جب وہاں اسے احراری مدرس نہ ملا۔ تو مسجد کے بالکل ملحقہ مکان کی بیٹھک میں ایک نوجوان کو اخبار پڑھتے دیکھ کر اس نے پوچھا۔ یہ اخبار مرزائیوں کا ہے یا مسلمانوں کا۔ جب اسے بتایا گیا کہ یہ اخبار "انقلاب" ہے۔ تو بہت خوش ہوا۔ اور یہ سمجھ کر اس سے گفتگو کرنے والا نوجوان احمدی نہیں پاس بیٹھ گیا۔ وہاں ایک اور احمدی بھی آگیا۔ ادھر ادھر کی باتوں سے اس شخص نے جس نے اپنا نام عبدالغنی بتایا۔ اور زیادہ مطمئن ہونے کے بعد جو گفتگو کی اس میں کہا یہاں کے مسلمان بہت بزدل اور نکمے ہیں۔ ان سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ میں ایک دفعہ پہلے بھی آیا تھا۔ اور اب پھر آیا ہوں کہ بیعت کر کے احمدی بن جاؤں۔ اور پھر موقعہ پا کر تلوار کے ساتھ مرزا کا فیصلہ کر دوں۔ اس نے مولوی عطاء اللہ سے اپنے خاص تعلقات کا اظہار کیا۔ اور اپنے آپکو پرجوش احراری بتایا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ بٹالہ سے جب میں قادیان آنے لگا۔ تو ایک پولیس مین نے جو سکھ تھا کہا جاتا ہے تو بہت سے آدمی مل کر جاؤ۔ اکیلا آدمی کیا کر سکتا ہے۔ لیکن میں نے کہا میں اکیلا ہی کافی ہوں۔ اس نے یہ بھی کہا۔ کہ مولوی بے غیرت ہو گئے ہیں۔ اس قسم کے کام ہمارے جیسے فقیر ہی کر سکتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ بیعت کر کے پہلے اپنا اعتماد جماؤں۔ اور پھر موقعہ پا کر اپنا کام کر دوں۔ تلوار میں اس لئے اپنے ساتھ نہیں لایا کہ مشتبہ نہ سمجھا جاؤں۔ تلوار میں ایک مسجد کے مولوی کے پاس بٹالہ میں رکھ آیا ہوں۔ جب موقعہ آئے گا وہاں سے لے آؤں گا

اس قسم کی گفتگو کے ساتھ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی شان میں سخت بدزبانی بھی کرتا رہا۔ آخر جب پوری طرح معلوم ہو گیا۔ کہ یہ شخص نہایت خراب ارادہ اور بُری نیت کے ساتھ آیا ہے۔ تو اسی نوجوان نے جس کی بیٹھک میں وہ بیٹھا ہوا تھا پولیس چوکی میں اطلاع دی اور پولیس اسے پولیس چوکی میں لے گئی۔ وہاں اس نے اول تو قطعی انکار کر دیا کہ اس نے کسی سے کوئی گفتگو نہیں کی۔ لیکن پھر خود ہی سب باتیں مان لیں۔ پولیس نے مزید تفتیش کے لئے کل اسے اپنے قبضہ میں رکھا۔ لیکن آج معلوم ہوا ہے کہ پولیس کا خیال ہے کہ وہ پاگل ہے۔ اور اسے بٹالہ بھیجدیا گیا ہے ؛

اول تو اس شخص کے طریق عمل اور گفتگو سے یہ نہیں ظاہر ہوتا۔ کہ وہ ایسا حواس باختہ اور پاگل ہے۔ جو دوسروں کا آلۂ کار نہ بن سکے۔ وہ اپنی طرف سے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنے کے لئے ہر ممکن احتیاط سے کام لیتا رہا ہے۔ لیکن اگر وہ پاگل ہی ثابت ہو جائے۔ تو اسے پاگل خانہ میں بھیجنا چاہیئے۔ نہ کہ کھلا چھوڑ دینا چاہیئے۔ اس کا بار بار قادیان فتنہ و شرارت کے ارادہ سے آنا اس طرح سرسری طور پر نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے۔ جس طرح مقامی پولیس نے کیا ہے۔ اس کا ٹھکانا جیل یا پھر پاگل خانہ ہونا چاہیئے۔

ایک ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء قریب آ رہی ہے۔ جو دوست اپنی انجمن کی طرف سے بطور نمائندہ قادیان تشریف لائیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ کافی تعداد میں وصایا کرا کر ساتھ لائیں ؛

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

تحقیقاتی کمیشن کے متعلق ضروری اعلان

جملہ ممبر صاحبان تحقیقاتی کمیشن کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر ۲۰ مارچ بروز ہفتہ رات کی گاڑی سے دارالامان پہونچ جائیں۔ جناب صدر صاحب کمیشن کا ارشاد ہے۔ کہ ۲۱ تا ۲۴ کمیشن اپنے اجلاس منعقد کرے۔ ۲۱ کو صبح ہی حضرت میر صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے آئیں۔ کیونکہ ان سے صبح کے وقت کام کے متعلق مشورہ ہو سکے گا۔ اور ۹ بجے کے بعد حضرت میر صاحب ایک دوسری کمیٹی کی صدارت فرمائیں گے۔ تاکیداً عرض ہے ؛

خاکسار۔ غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح :۔ برخوردار رشید احمد کا عقد ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ کو بعوض مبلغ ساڑھے سات سو روپے مہر رابعہ بیگم دختر حاجی نعمت اللہ صاحب مرحوم سے ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ خداوند تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بارک کرے

خاکسار سید محمد سعید ویٹرنری آنیسر مونٹ آبو

ولادت :۔ مرزا نذیر علی صاحب قادیان کے ہاں ۷ مارچ کو محمد عزیز صاحب کلرک نہر خانگی ہیڈ کے ہاں اور فتح محمد صاحب لدھیانہ کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب ان کے خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔

دعائے مغفرت :۔ (۱) بشارت احمد صاحب امروہی کی ہمشیرہ صاحبہ چند ماہ بیمار رہ کر وفات پا گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں (۲) میری اہلیہ رحیم بی بی جو نہایت نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ تھی ۱۲ مارچ انتقال کر گئی إنا لله وإنا إليه راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار جلال الدین باجوہ ضلع سیالکوٹ

قابل توجہ لجنات اماء اللہ

اس وقت تک جن لجنات اماء اللہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فیصلہ کے ماتحت اپنے نام دفتر ہذا میں رجسٹر کرائے ہیں۔ انہیں ایجنڈا بھجوایا جا چکا ہے۔ اور بعض لجنات کی طرف سے آراء بھی موصول ہو چکی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ باقی لجنات بھی اپنی آراء سے دفتر ہذا کو ۲۴ مارچ تک مطلع فرمادیں گی

پرائیویٹ سکرٹری

یوم التبلیغ ۴ اپریل ۱۹۳۷ء کو منایا جائے

غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے امسال یوم التبلیغ ۴ اپریل ۱۹۳۷ء بروز اتوار منایا جائے گا۔ ہر احمدی مرد و عورت بچے بوڑھے اور جوان کا فرض ہے۔ کہ اس دن جہاں تک ہو سکے غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام دے اور اس فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

407

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۷ محرم ۱۳۵۶ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک تقریر

دینی مسائل کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچھلے دنوں ایک نکاح کا اعلان فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں

تقوےٰ پر خاص زور

دیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نکاح کے موقعہ پر خاص طور پر تقوےٰ کی آیات خطبہ کے لئے جمع کر دی ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ

تقوےٰ ہر حال میں اچھا ہے

مگر اجتماعی صورت میں خاص طور پر اس کی ضرورت ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ انسان جب خدا تعالےٰ کو چھوڑتا ہے۔ تو یا تو وہ بنی نوع انسان کی محبت کی خاطر چھوڑتا ہے۔ یا انسانوں کے ڈر سے چھوڑتا ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں تقوےٰ کا ذکر کیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی خصوصیت سے

نکاح کے موقعہ پر

ان آیات کو جن میں تقوےٰ کا ذکر ہے۔ جمع کر دیا ہے۔ کیونکہ جب ایک مرد کا ایک عورت سے اجتماع ہوتا ہے۔ اور ایک خاندان دوسرے خاندان سے ملتا ہے۔ تو بسا اوقات ان میں سے ایک دوسرے کی وجہ سے

دین میں کوتاہی

کر جاتا ہے۔ چونکہ اس موقعہ پر ایک مرد کا عورت سے۔ اور ایک خاندان کا دوسرے خاندان سے اجتماع ہوتا ہے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تقوےٰ کی طرف

خاص طور پر توجہ

دلائی ہے۔ کہ تم اپنی شادیوں۔ اور بیاہوں میں خصوصیت سے تقوےٰ کو مدنظر رکھو۔

اس قسم کا اجتماع خدا تعالےٰ کے مقابل پر کچھ چیز نہیں۔ وہ کسی وقت بھی خدا تعالےٰ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا ایک دوسرے سے مل کر اللہ تعالےٰ کے دین کو کچھ بھی ضعف نہیں پہونچ سکتا۔ مگر چونکہ ایسے مواقع پر انسانوں سے غلطیاں سرزد ہو جایا کرتی ہیں اس لئے اللہ تعالےٰ نے

اجتماع کے موقعہ پر

تقوےٰ کو زیادہ زور سے بیان کیا ہے۔

بعض لوگ جنبہ داری میں آکر دین کو ضائع کر دیتے ہیں۔ بعض پر دوستوں کی محبت غالب آجاتی ہے۔ اور وہ ان کی خاطر تقوےٰ سے کام لینا چھوڑ دیتے ہیں۔ بے شک وہ یہ فعل اپنی عزتوں کو برقرار رکھنے کے لئے کرتے ہونگے۔ مگر

حقیقی عزت

وہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پاس ایک دفعہ مسیلمہ کذاب آیا۔ اور آکر کہنے لگا۔ کہ میرے پاس ایک لاکھ فوج ہے جو ہر وقت میری مدد کرنے کے لئے تیار ہے۔ میں آپ سے صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ آپ

اپنے بعد خلافت

مجھے عطا کریں۔ اور یہ ایک لاکھ کی فوج حاضر ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ سنکر زمین سے ایک تنکا اٹھایا۔ اور فرمایا میں تجھے اس تنکے کے برابر بھی کچھ دینے کے لئے تیار نہیں۔ یہ سب اللہ تعالےٰ کی امانت ہے وہ جس کو چاہے گا۔ دے گا۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ

مسیلمہ کی ایک لاکھ فوج کہاں گئی

اس میں سے کئی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لے آئے۔ اور اس شخص کو جسے یہ دعوےٰ تھا۔ کہ یہ لوگ ہر وقت میری مدد کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اس کو چھوڑ دیا۔ اور کئی تھے۔ جو ایمان نہ لائے۔ اور صحابہ کی تلواروں سے کاٹے جا کر جہنم میں چلے گئے۔

ابھی اس وقت مجھے ایک دوست نے ایک رقعہ دیا ہے۔ جس میں

مسیلمہ کذاب والی لالچ

مجھے بھی دی گئی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ فلاں مولوی صاحب کہتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے کہا ہے اگر میاں محمود

مسئلہ کفر میں اصلاح

کریں۔ تو میں۔ اور بہت سے دوسرے لوگ ان کی بیعت کر لیں گے۔

یہ لالچ دینے والا شخص یقیناً تقوےٰ سے بے بہرہ ہے۔ جاہل اور احمق ہے۔ یہ لوگ جو تقوےٰ سے بالکل عاری ہو چکے ہیں۔ گویا مجھ پر بددیانتی کا الزام لگاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفر و اسلام کا مسئلہ

میں نے خود ہی بنا لیا ہے۔ اور اگر مجھے لالچ مل جائے تو میں اس مسئلہ کو چھوڑ دوں گا۔ اور مذہب میں سودا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤں گا۔ اس قسم کا خیال رکھنے والے دہریہ ہیں۔ اور اسلام سے ان کو کوئی واسطہ نہیں

مولوی محمد علی صاحب اور انکے ساتھیوں کی ہستی

ہی کیا ہے۔ کہ میں ان کی خاطر اپنے ایمان کو ضائع کروں۔ وہ وقت کیا میں بھول چکا ہوں۔ جب میں اکیلا تھا اور یہ لوگ علی الاعلان کہتے پھرتے تھے کہ ہمارے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین میں سے ۹۸ فی صدی لوگ ہیں۔ اور میاں محمود کے ساتھ صرف دو فیصدی اب جبکہ خدا تعالےٰ نے مجھے

کمزوری کی حالت

سے نکال کر ۹۸ فی صدی لوگوں کو میرے ساتھ کر دیا ہے۔ اور ان کو ۹۸ فیصدی کی بجائے ۲ فیصدی بلکہ اس سے بھی کم کر دیا ہے۔ کس طرح ممکن ہے کہ میں کمزوری دکھلاؤں۔ اور عقائد میں تبدیلی کروں۔ پہلے تو میں نے اس وقت جبکہ ظاہری اسباب ان کے پاس تھے کمزوری نہ دکھائی۔ تو اب جبکہ خدا تعالےٰ نے مجھ سے وہ حالت دور کر دی ہے کس طرح کمزوری دکھا سکتا ہوں۔ میں تو ان کی اس خود پسندی پر حیران ہوں۔ انہوں نے پہلے کونسی کسر ہماری مخالفت میں باقی رکھی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو ہر موقعہ پر رسوائی پر رسوائی دکھائی اور یہ ذلیل و خوار ہوئے۔ ابتداء میں جب مجھے ان کے متعلق الہام ہوا لیمزقنھم کہ اللہ تعالےٰ ان کو

ٹکڑے ٹکڑے اور پراگندہ

کر دے گا۔ تو اس وقت وہ اپنے اتحاد اور جتھہ پر ناز کرتے تھے۔ آخر ان پر وہ وقت آگیا۔ اور خود خواجہ کمال الدین صاحب نے جو ان کی جماعت کے سرکردہ ممبر تھے۔ اپنی وفات سے پہلے ایک دفعہ اپنی جماعت کے لوگوں میں تفرقہ پیدا ہوتے دیکھا تو کہا کہ میاں صاحب کا الہام لیمزقنھم پورا ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ نادان لوگ ہم پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ تمہارے اندر

منافق پائے جاتے ہیں

بے شک بعض منافق ہیں۔ مگر ان میں خدا تعالےٰ کے فضل سے طاقت نہیں۔ کہ وہ میرے سامنے بولیں بلکہ پیغامیوں میں کئی لوگ ہیں جو مولوی محمد علی صاحب کے سامنے بولتے ہیں۔ اور بعض استعفیٰ داخل کرنے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ان کے عقائد سچائی سے دور جا پڑے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ اور اس کا ہاتھ میرے ساتھ ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ میں اپنی ذات میں کچھ ہوں۔ بلکہ محض اس لئے کہ میں نے سلسلہ کی بہت سی صداقتوں کو اللہ تعالےٰ کے ہی فضل سے نڈر ہو کر بیان کیا۔ اور ان

سچائیوں کی خاطر

میرے جیسے کمزور اور بے بضاعت شخص کی اس نے مدد کی۔ پس ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ میں کسی فائدہ کے لئے خدا تعالےٰ کی باتوں کو نہیں چھوڑ سکتا۔ میرا وجود ہے کیا جس کا نفع کوئی قیمت رکھتا ہو۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آئی ہوئی ادنےٰ صداقت کے لئے میرے جیسے کروڑوں وجود بے دھڑک قربان کئے جا سکتے ہیں۔

پس ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ

دین کے مسائل میں کوئی سودا نہیں کیا جا سکتا

اگر ہمارا اختلاف دینی مسئلہ کے لئے ہے۔ تو سودا کرنے کے کیا معنی جس شخص کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے چاہیئے کہ وہ ندامت محسوس کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کرے۔ اور اللہ تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔ پہلے سلسلہ میں تفرقہ پیدا کرنا اور پھر دین میں سودا کرنے کی کوشش کرنا

نہایت گری ہوئی حالت

پر دلالت کرتا ہے۔ اور باوجود مولوی محمد علی صاحب سے شدید اختلاف کے میں امید نہیں کرتا۔ کہ انہوں نے ایسی بے حیائی کی بات کہی ہو گی۔ غالباً یہ تجویز کرنے والے کا اپنا اختراع ہو گا لیکن بہر حال یہ

ایک نہایت ناپاک تجویز

ہے۔ اس شخص کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی دین کو فروخت کرنے پر ہی آئے تو کیا وہ اس کی قیمت میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقا کو قبول کریگا۔ آخر وہ کونسی طاقت ہے۔ جسے وہ اپنے ساتھ لائیں گے۔ کیا انہیں طاقت ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے عذاب سے نافرمانوں کو بچا لیں۔ کہ انسان سمجھے خدا تعالےٰ کی ناراضگی کو یہ شخص دور کر دیگا یا ان میں طاقت ہے۔ کہ وہ قوم کے گرے ہوئے اخلاق کو درست کر دیں۔ اور اس کی ضمیر کو تسلی دے دیں۔ کہ انسان یہ سمجھے کہ چلو اس گناہ عظیم کے بعد

ایک نئی روحانی زندگی

مجھ کو مل جائے گی۔ میں اس برکت کے حصول کے لئے اس چھوٹے گناہ کا ارتکاب کر لوں۔ مگر اب کوئی انسان نہیں جسے خدا تعالےٰ سے یہ رتبہ ملا ہو پھر کوئی احمق ہی ہو گا۔ جو دنیا کے لئے دین کو فروخت کر دے۔ ہر انسان جو حق کو قبول کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا اس پر احسان ہوتا ہے نہ کہ اس کا خدا تعالےٰ پر جو شخص اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے خوشی سے احمدیت کو قبول کرتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہے۔ وہ ہم پر کسی قسم کا احسان نہیں کرتا بلکہ اپنے لئے اور

اپنے خدا کو راضی کرنے کے لئے

آتا ہے۔ مگر جو شخص یہ شرط لگاتا ہے کہ وہ ماننے کو تیار ہے۔ بشرطیکہ ہم اس کی خاطر کوئی دینی مسئلہ چھوڑ دیں۔ وہ یا تو سخت دھوکہ خوردہ ہے۔ یا پھر فریبی اور بے ایمان ہے۔ اور بدظنی کا ارتکاب کرنے والا ہے۔ ایسے شخص کی حیثیت ایک دھیلے بلکہ کوڑی کے برابر بھی نہیں۔ دین کے مقابل پر اس کی حیثیت ہی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اس سے ملنے کے لئے دین کو چھوڑا جائے۔

اللہ تعالےٰ کے وہ بے شمار نشانات

جو اس نے ہم سے گنہگاروں کے لئے دکھائے ہیں کیا ہم ان کو بھلا سکتے ہیں اور کیا وہ دن مجھے بھول سکتے ہیں جب اللہ تعالےٰ نے ۔۔ مجھے خلعت خلافت عطا کیا۔ کیا میں وہ دن بھول سکتا ہوں جبکہ کمزور لوگ آتے اور کہتے تھے کہ مولوی محمد علی صاحب بہت جلد قادیان سے جانے والے ہیں۔ اور خزانہ میں کوئی روپیہ نہیں۔ اب کیا بنے گا۔ بڑے لوگ چلے جائیں گے۔ اور سامان کوئی ہو گا نہیں۔ پھر سلسلہ کا کام کس طرح چلے گا۔ اور کیا میں وہ دن بھول سکتا ہوں۔ جبکہ غیر مبایعین میں سے بعض علی الاعلان کہتے تھے۔ کہ یہاں آریوں اور عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا چنانچہ مرزا یعقوب بیگ صاحب نے یہاں سے جاتے ہوئے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا کہ وہ دن قریب ہیں۔ جبکہ یہاں عیسائی قابض ہوں گے۔ مگر دیکھنے والا دیکھ سکتا ہے۔ کہ کیا ہوا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اُن کو کیا دکھایا۔ صرف یہی نشان ان کے لئے کیا کم ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو ۹۸ فی صدی سے دو فیصدی بلکہ اس سے بھی کم کر دیا۔ اور ہم جو دو فیصدی تھے ۹۸ فی صدی ہو گئے۔ پہلے جب ہم تھوڑے تھے۔ تو یہ لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ ہمارے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ ۹۸ فیصدی کی تعداد میں ہیں۔ اور میاں محمود کے ساتھ دو فی صدی گویا پہلے اپنی اکثریت کو اپنی

کامیابی کا معیار

قرار دیتے تھے۔ مگر اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کم کر دیا اور ہمیں زیادہ تو کہنے لگ گئے کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ واکثرھم الفاسقون۔ کہ اکثریت فاسقوں کی ہوتی ہے۔ جب وہ زیادہ تھے تو فاسق نہ تھے۔ بلکہ ان کے نزدیک کامیابی تھی۔ مگر اب جبکہ ہم ان کی نسبت بہت زیادہ ہو گئے تو سب صحابہؓ فاسق ہو گئے۔ اس سے

408

بڑھ کر ان کی عداوت کی اور کیا دلیل ہوسکتی ہے۔ ان کے پاس کونسی طاقت تھی۔ جو انہوں نے ہمارے خلاف خرچ نہ کی۔ ہم کو مقدمات کی دھمکیاں دیں ہمارا سامان اٹھا کر لے گئے۔ قرآن مجید کا ترجمہ جماعت کی ایک امانت تھی۔ جو وہ اپنے ساتھ لے گئے۔ اس کے علاوہ کئی کتابیں اپنے ساتھ لے گئے۔ جن کی قیمت کئی ہزار روپیہ بنتی ہے۔ غرضیکہ انہوں نے ہمیں

ہر طرح سے نقصان پہنچانے کی کوشش

کی۔ اور ہر قسم کے ہتھیار انہوں نے ہمارے خلاف چلائے۔ حکومت کے پاس ہماری شکائتیں کیں۔ رعایا کو ہمارے خلاف اشتعال دلایا۔ اور ان کو یہ کہکر کہ یہ لوگ تمہیں کافر کہتے ہیں۔ ہمارے خلاف اکسایا۔ مگر اللہ تعالٰے نے ہر موقعہ پر ان کو نیچا دکھایا۔ دُنیاوی طاقتیں انہوں نے ہمارے خلاف خرچ کیں۔ اور طرح طرح کے دکھ دینے کی کوششیں کیں۔ مگر دُنیاوی طاقتیں اللہ تعالٰے کی طاقت کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتی ہیں۔

ایک دفعہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پاس مکہ کے لوگ آئے اور عرض کیا۔ کہ آپ ہمارے

بتوں کو بُرا کہنا

چھوڑ دیں۔ ان کا بھی یہی مطلب تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم دین میں تبدیلی پیدا کرلیں۔ اور ہمارے ساتھ مل جائیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ان کو اس وقت یہی جواب دیا۔ کہ اگر تم سُورج کو میرے دائیں ہاتھ پر۔ اور چاند کو بائیں ہاتھ پر رکھ دو۔ تب بھی میں اپنا عقیدہ تبدیل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ یہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے کلام میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم میں یہ طاقت نہ تھی۔ کہ آپ

خدا تعالےٰ کے کلام میں تبدیلی

کرسکتے۔ تو بھلا ہم جیسے کمزور وجُودوں کو یہ اختیار کہاں ہوسکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے حکموں کو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے دوستوں کی خوشنودی کے حصُول کے لئے بدل دیں۔ اور اگر ہم نعوذ باللہ من ذالک خدا تعالےٰ کے کلام میں تبدیلی کر ہی دیں۔ تو دُنیا کی وُہ کونسی طاقت ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے عذاب سے ہم کو بچا سکتی ہے۔ ہم اپنی باتوں میں تبدیلی کرسکتے ہیں۔ مگر خدا کی باتوں میں تو خدا خود ہی تبدیلی کرے۔ تو کرے۔ ایک مولوی محمد علی صاحب چھوڑ لاکھ مولوی محمد علی صاحبان بھی آئیں۔ اور ہمیں

عقائد تبدیل کرنے کے متعلق

کہیں۔ تب بھی ہم عقائد میں تبدیلی نہیں کرسکتے۔ کیونکہ ہم کو اس کا اختیار ہی کوئی نہیں۔ ایک غلام بادشاہ کے حکم کو نہیں بدل سکتا۔ تو ایک ذلیل مخلوق کی کیا طاقت ہے۔ کہ وحدہٗ لاشریک خدا کے کلام میں تبدیلی کرسکے۔

میں نہیں سمجھتا۔ ایک شریف کے انسان کے موُنہہ سے ایسا فقرہ نکلے اور وُہ اس پر شرم محسُوس نہ کرے۔ کیا کوئی شخص اس قسم کا سودا کرسکتا ہے جو یہ لوگ ہمارے ساتھ کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں۔ اغلب ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے ایسا نہ کہا ہو بلکہ کسی درمیانی آدمی نے یہ خیانت کی ہو۔ مگر بہرحال جس نے یہ فقرہ کہا ہے اس نے اپنی قیمت بہت ہی بڑی قرار دی ہے۔ اور

دین کو ایک کھیل

سمجھا ہے۔ اور ہم نے ایسے شخص کو اپنے اندر داخل کرکے لینا ہی کیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں عقائد میں تبدیلی کرنے کی ضرورت ہو۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ ایسے لوگ پہلے بھی ہُوا کرتے تھے۔ جو عقائد میں تبدیلی کرلیا کرتے تھے۔ اور اسے معمولی بات سمجھا کرتے تھے۔ خدا تعالےٰ ان کے متعلق بیان فرماتا ہے اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ کہ کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور ایک حصہ کا انکار کرتے ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام غیر مبایعین کے نزدیک اللہ تعالےٰ کے مامور نہ سہی۔ مسیح موعود نہ سہی۔ بلکہ ایک مجدّد ہی سہی۔ مجدّد نہ سہی۔ ایک ولی ہی سہی۔ ولی نہ سہی۔ ایک مومن ہی سہی۔ مگر کیا ایک مومن کی طرف سے جو بات خدا تعالےٰ کی طرف منسُوب کرکے کہی جائے۔ کیا اس کے بارہ میں سودے کئے جاسکتے ہیں۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے کسی

مومن کے الہامات

اور اس کی خوابوں کے متعلق ایسے سودے کئے گئے ہیں۔ اور اگر نہیں کئے گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی کے متعلق ایسے سودوں کی دعوت کیوں دی جاتی ہے۔ ان لوگوں کو ان کی یہ خود پسندی ہی خراب کرتی چلی آئی ہے۔ اور یہ حقیقت سے ناآشنا ہوتے جارہے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالےٰ کے نُور کو کہاں دیکھ سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے کلام میں سودے کرتے پھرتے ہیں۔

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ۱۹۱۲ء کا نصف یا اس سے کچھ پہلے یا بعد کا واقعہ ہے۔ جبکہ خواجہ کمال الدین صاحب ابھی ولایت نہیں گئے تھے۔ اور عنقریب جانے والے تھے۔ شیخ یعقوب علی صاحب میرے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ

صلح کی ایک صُورت

پیدا ہوگئی ہے۔ خواجہ کمال الدین سے میری باتیں ہوئی تھیں۔ اگر آپ کچھ نرم ہوجائیں۔ تو صلح ہوجائے گی۔ میں نے شیخ صاحب سے کہا۔ کہ شیخ صاحب اگر ہماری مخالفت دُنیوی جائداد کی ہے۔ تو لاؤ کاغذ میں اس پر دستخط کردیتا ہوں اور جس طرح خواجہ کمال الدین صاحب چاہیں کریں۔ میری طرف سے کوئی شرط وغیرہ نہیں ہوگی۔ اور اگر یہ دُنیوی جائداد کے متعلق اختلاف نہیں۔ بلکہ دین کا سوال ہے۔ تو ایک خواجہ کمال الدین کیا۔ اگر دس ہزار خواجہ کمال الدین ہوں۔ تب بھی میں ان کی خاطر سچائی کو نہیں چھوڑ سکتا۔

مجھے تو اس قسم کا خیال رکھنے والوں کی انسانیت پر بھی شُبہ ہوگیا ہے۔ ممکن ہے۔ دہریت کی وجہ سے ان کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوگیا ہو۔ ورنہ مومن کیا معمولی سمجھ رکھنے والا انسان بھی خدا تعالےٰ کے کلام کے متعلق ایسا خیال نہیں کرسکتا۔ بے شک انسان پھسلتا ہے مگر پھسلنا بھی کسی راہ کا ہوتا ہے۔ جذبات میں آکر انسان پھسل جاتا ہے۔ لالچ میں آکر پھسل جاتا ہے۔ اور کئی غلطیاں اس سے سرزد ہوجاتی ہیں۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ خدا تعالےٰ کی باتوں میں سودا کرتا پھرے اگر ان کا مقصد اس سے یہ ہو۔ کہ وہ ہم کو اس طرح آزمانا چاہتے ہیں۔ اور ہمارے ایمانوں کا موازنہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا ان کو آزمانے کے لئے صرف کفر کے مسئلہ میں تبدیلی ہی ایک ایسی بات مل گئی ہے۔ جس کے ذریعے وُہ ہمیں آزمانا چاہتے ہیں۔ اس سے قبل آزمائش کی باتیں کیا وہ کم دیکھ چکے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کے لئے غیرت

دکھانا اور اس کے دین کے لئے غیرت دکھانا

ایک ادنےٰ قربانی

ہے۔ مومن نعداد بڑھانے کے لئے اپنے عقائد میں تبدیلی ہرگز نہیں کرسکتا۔ اگر ساری دُنیا بگڑ رہی ہو۔ تو وُہ کبھی بھی یہ نہیں کرے گا۔ کہ اپنے عقائد میں تبدیلی کرلے۔ اور دُنیا کو اپنے ساتھ ملالے۔ بلکہ ایک ذرہ بھر بھی اس کو دُنیا کے بگڑنے کی پرواہ نہ ہوگی۔ ہوسکتا ہے۔ کہ

دُنیا کی نگاہ میں

اس کا یہ فعل اچھا نہ ہو۔ اور اس کی وجہ سے وُہ عزت کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔ مگر وُہ اس کی ہرگز پرواہ نہیں کرے گا۔ کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی عزت

اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملتی ہے اور وہی عزت اس کے لئے حقیقی عزت ہے۔ جو اسے خدا دیتا ہے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب میری بیعت کر لیں۔ اور میں اس شرط کو مان لوں۔ تو کیا وہ ایک منٹ کے لئے بھی میری زندگی کا ٹھیکہ لے سکتے ہیں۔ اور اگر نہیں لے سکتے اور ان کے بیعت کرتے ہی میری جان نکل جائے۔ تو اس مزعومہ عزت سے جو وہ ساتھ لائیں مجھے کیا فائدہ پہنچے گا۔ اور خود ان کو میری بیعت سے کیا نفع ہوگا۔ سمجھوتہ دنیوی معاملات میں ہوسکتا ہے۔ تمدنی مسائل میں ہوسکتا ہے۔ سیاسی مسائل میں ہوسکتا ہے اقتصادی مسائل میں ہوسکتا ہے مگر

دین کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا

مباح اس امر کو کہتے ہیں۔ کہ جس کے بارے میں اجازت ہوتی ہے۔ کہ خواہ کرو یا نہ کرو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایسے امور میں بھی لوگوں کی خوشنودی چاہنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ جو مباح تھے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی تفصیل حدیثوں میں یوں آتی ہے۔ کہ آپ ایک دفعہ شہد کھا کر گھر گئے۔ تو آپ کی دو بیویوں نے کہا۔ کہ آپ کے مونہہ سے بو آتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں آئندہ شہد نہیں کھایا کروں گا۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لم تحرم ما احل اللہ لک۔ آپ اللہ تعالےٰ کی حلال کی ہوئی شے کو حرام کیوں کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے تو مباح میں بھی سمجھوتہ کرنے کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اجازت نہیں دی۔ چہ جائیکہ

عقائد کی تبدیلی

میں صلح کی اجازت دے۔ ہمارا فریق مخالف درحقیقت خود چونکہ سابقہ عقائد کو چھوڑ چکا ہے۔ اس پر یہ بات گراں نہیں گزرتی۔ کہ دوسروں کو بھی یہ کہے کہ تم اپنے عقائد میں تبدیلی کر لو۔ یہ خیال ان کے ایمان سے ناآشنا ہونے کے باعث پیدا ہوگیا ہے۔ ورنہ ایک مومن کبھی یہ نہیں کہہ سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ آپ نے دعوے کرنے میں غلطی سے کام لیا ہے۔ اگر آپ پہلے مولویوں کے سامنے یہ بات پیش فرماتے۔ کہ

اسلام کی حالت

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات کے عقیدہ کی وجہ سے سخت خطرہ میں ہے مسلمان روز بروز کم ہو رہے ہیں۔ اور عیسائی بن رہے ہیں۔ اس کا علاج بتائیں تو اس وقت سب کے سب یہ کہہ دیتے کہ اس کا علاج آپ ہی سوچیں۔ پھر آپ ان کو اس کا علاج یہ بتاتے کہ قرآن مجید سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہے۔ اس پر سب مولوی کہتے کہ بہت اچھی بات آپ نے سوچی ہے۔ پھر دوسرا امر ان مولویوں کے سامنے یہ پیش فرماتے۔ کہ حدیثوں میں عیسےٰ کے آنے کا ذکر ہے۔ غیر مسلم قومیں اگر اس پر معترض ہوں تو اس کا کیا جواب ہوگا۔ اس وقت بھی مولوی یہ کہتے کہ آپ ہی اس کا جواب ہمیں بتائیں۔ آپ جواب میں یہ فرماتے کہ عیسےٰ سے مراد وہ عیسےٰ نہیں۔ جو ایک دفعہ دنیا میں آچکا ہے۔ بلکہ عیسےٰ سے مراد مثیل عیسےٰ ہے۔ پھر تیسرا امر یہ پیش فرماتے کہ حدیثوں میں عیسےٰ کے زمانہ کے متعلق جو علامات بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے بعض اس زمانہ میں نظر آتی ہیں۔ پس کیوں نہ

علمائے امت

میں سے ایک شخص کے متعلق کہا جائے کہ وہی مثیل مسیح ہے۔ تو سب علماء اس پر کہتے کہ یہ بالکل درست ہے۔ اور آپ سے زیادہ مستحق اس دعویٰ کا کوئی نہیں ہوسکتا۔ اس کے بعد آپ دعوےٰ کر دیتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات سن کر فرمایا کہ بے شک

اگر انسانی منصوبہ ہوتا تو میں ایسا ہی کرتا

یہی جواب میرا ہے۔ ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ مسئلہ میرا بنایا ہوا نہیں۔ میں تو ایک کمزور اور گنہگار وجود ہوں۔ میں زندہ رہوں یا مروں۔ عزت پاؤں یا ذلت۔ بڑھوں یا گھٹوں یہ مسائل جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا حصہ ہیں۔ انہیں کوئی ضعف نہیں پہونچ سکتا۔ ان کی ترقی انسانوں کے ہاتھوں سے نہیں۔ خدا تعالےٰ کے ہاتھوں سے ہے۔ پس نہ ان کو میری وجہ سے تقویت ملی ہے۔ اور نہ میرے چھوڑ دینے کی وجہ سے یہ مٹ سکتے ہیں۔ اگر میں ان مسائل کو مٹانا چاہوں۔ تو العیاذ باللہ میں مٹ جاؤں گا۔ یہ مسائل نہیں مٹیں گے۔ یہ

اللہ تعالےٰ کا محض فضل

ہے۔ کہ اس بارہ میں اس نے مجھ سے خدمت لی ہے۔ اور اس کے فضل سے امید رکھتے ہوئے میں اس سے طالب ہوں۔ کہ مجھے حق پر قائم رکھے اور باطل کی حمایت سے بچائے۔ مگر یہ اس کے فضل کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

غرض اجتماع اچھی شے ہے مگر وہی جو خدا کے لئے ہو۔ اور جس اجتماع میں خدا تعالےٰ چھوٹے وہ اجتماع بابرکت نہیں

ہم بھی غیر مبایعین سے اجتماع چاہتے ہیں

لیکن ایسا ہی جس میں خدا تعالےٰ کے دین کی عزت ہو۔ جب ایک مرد اور ایک عورت کے اجتماع میں رسول کریم صلی اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تقوےٰ پر اس قدر زور دیا ہے۔ تو قوموں کے اجتماع کے سوال میں اس امر کو کس طرح نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔

اضافہ حصہ آمد کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

مجلس مشاورت ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے انجمن کی مالی مشکلات کے حل کے متعلق تحریک فرمائی تھی۔ کہ موصیان حصہ آمد تین سال کے لئے حصہ وصیت میں اضافہ کریں۔ اس ارشاد پر آج تک جماعت کے مخلص دوستوں نے لبیک کہتے ہوئے تین سال کے لئے اپنی وصایا میں اضافہ کر کے بھیجدیا ہے۔ ان موصیوں کے نام اخبار الفضل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ مگر ابھی تک اکثر موصیان حصہ آمد نے توجہ نہیں کی۔ مجلس مشاورت مارچ ۱۹۳۷ء تک تمام موصیان حصہ آمد کی طرف سے سہ سالہ اضافہ کی اطلاع دفتر ہذا میں پہونچ جانی چاہیئے۔ تاکہ مجلس مشاورت پر دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کی جاسکے۔ عہدیداران خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ جلسہ سالانہ پر جو فہرستیں جماعت وار تقسیم کی تھیں۔ ان کی طرف آپ نے کم توجہ دی ہے۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت سے اخراج

ایک شخص عنایت اللہ جو اوچا جا ضلع سیالکوٹ کا باشندہ ہے۔ اس نے کچھ عرصہ ہوا تحریک جدید میں اپنی خدمات پیش کی تھیں۔ لیکن اس کے متعلق تحقیق کرنے پر ثابت ہوا۔ کہ وہ آوارہ خائن اور بے دین ہے۔ اس لئے اس کو سلسلہ کی طرف سے کوئی کام نہیں دیا گیا۔ تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اس کی بے دینی کی وجہ سے اس کو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ دوست اس سے ہوشیار رہیں۔ اس کے متعلق یہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ وہ کسی جگہ اپنے آپکو احمدی اور کہیں عیسائی ظاہر کرتا ہے۔

ناظر امور عامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah
409

سماٹرا میں تبلیغ اسلام

احمدی مبلغین کی قابل تعریف جدوجہد

تبلیغی مساعی

میں اس وقت تنجونگ بالی میں مقیم ہوں اگرچہ راجہ کی طرف سے مجھے تبلیغ اور درس و تدریس سے منع کیا گیا ہے۔ مگر پھر بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تبلیغ دن رات جاری ہے۔ دن کو دو تین آدمی اور رات کو دس پندرہ تک آتے رہتے ہیں۔ اور گیارہ بارہ بجے تک اجتماع رہتا ہے۔ ہاں راجہ کے کارکنوں کا خیال کرکے فی الحال بندہ نے عارضی طور پر دوستوں کو زیادہ جمع ہونے سے روک دیا ہے تاوقتیکہ راجہ کی طرف سے باقاعدہ اجازت نہ ملے۔

اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تیس آدمی کے قریب ہمارے عقائد کی تصدیق کر چکے ہیں۔ اور کثرت سے ایسے ہیں۔ جو آنے کا شوق رکھتے ہیں۔ مگر ان کے ان دوستوں نے جو ہمارے پاس آچکے ہیں محض اسی بنا پر ان کو روکا ہے کہ ابھی تک بندہ کو یہاں تعلیم دینے کی باقاعدہ اجازت نہیں ملی۔

ایک اہلحدیث لیڈر احمدیت کی تائید میں

یہاں پر اہل حدیث کے سب سے بڑے لیڈر استاد عبد الحمید محمود ہیں۔ انہوں نے ہمارے ساتھ ۱۹۳۴ء میں مناظرہ کیا تھا۔ مناظرہ کے بعد سے لے کر اس وقت تک انہوں نے ہماری مخالفت بالکل نہیں کی۔ بلکہ کئی مقامات میں ہماری تائید میں ایک مشہور اخبار یعنی Pewarta Deli میں شائع کرائے۔ اور درس کے وقت اپنے شاگردوں کے سامنے ہمیشہ ہماری تعریف کرتے رہے۔ اس وجہ سے ان کے بہت سے شاگرد ہماری طرف مائل ہو چکے ہیں۔ جب مشرقی سماٹرا کے علماء نے ہمارے خلاف ماہ نومبر ۱۹۳۵ء میں ایک جلسہ کیا۔ تو حضرت یہی ایک عالم تھے۔ جنہوں نے اس جلسہ میں شامل ہونے سے انکار کیا۔ یہاں تک کہ علماء اور اخبارات نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ یہ احمدی ہیں۔ مگر انہوں نے ان باتوں کی بالکل پرواہ نہ کی۔ یہ صاحب درس میں وقتاً فوقتاً اپنے شاگردوں کو اس بات کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ کہ کسی کو برا بھلا نہ کہو۔ اور اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

جماعت احمدیہ پاڈنگ کے حالات

جب سے حاجی محمود صاحب پاڈنگ میں ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کے حالات بہتر ہو گئے ہیں مالی مشکلات کو مدنظر رکھ کر سکرٹری کا کام بھی حاجی صاحب کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ پاڈنگ کی موجودہ تنظیم یوں ہے۔ سکرٹری اور تعلیم و تربیت اور مدرسہ احمدیہ کا کام حاجی محمود صاحب کے سپرد ہے۔ تبلیغ اور دورہ کا کام مولوی زینی دحلان صاحب کے سپرد۔ دو ماہ قبل بندہ نے جماعت احمدیہ پاڈنگ کو اس بات کی تاکید کی تھی۔ کہ ماہوار آمد میں سے چوتھا حصہ ضرور قادیان بھیجا جاوے۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پاڈنگ نے ماہ جنوری ۱۹۳۷ء کی آمد میں سے چوتھا حصہ بندہ کے ذریعہ مرکز میں بھجوا دیا ہے۔

تنجونگ بالی میں احمدیت کی مخالفت

تنجونگ بالی میں تین دفعہ جانے کی وجہ سے تمام علاقہ میں شور پڑ گیا ہے۔ اور مخالفوں کی طرف سے گاؤں میں ڈھنڈورا پیٹا گیا۔ کہ میدان سے ایک قادیانی مبلغ آیا ہوا ہے۔ اس سے بچتے رہنا۔ مزید براں وہ تکفیر کا اشتہار جس کو باون علماء نے ماہ نومبر ۱۹۳۵ء میں شائع کیا تھا۔ قریباً ہر مسجد اور ہر درس گاہ کی دیوار پر دوبارہ چسپاں کر دیا گیا۔ اس طرح گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ہر متنفس کے کانوں تک پہنچا۔ یا جس کے اس زور و شور کے ساتھ پہنچانے سے ہم قریباً قاصر تھے۔ علاوہ ازیں میدان کے متعدد اخبار والوں نے بھی بہت شور ڈالا ہے۔ کوئی راجہ کو ورغلا رہا ہے۔ کوئی پبلک کو مشتعل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن جس طرح پہلے اس قسم کی فتنہ انگیزیوں سے ہماری تبلیغ میں کسی قسم کی کمی نہیں آئی۔ اب بھی ہمیں سو فیصدی یقین ہے۔ کہ یہ تمام اشتعال انگیزی اور فتنہ پردازی ہماری تبلیغ کے لئے کھاد کا کام دیگی۔ یہ علاقہ ایک سلطان کے ماتحت ہے۔ جن کا نام "تنکو شعیب عبد الجلیل رحمت شاہ" ہے۔ یہ مشرقی سماٹرا کے آٹھ بڑے بڑے راجاؤں میں سے ایک راجہ ہے۔ جس کے ماتحت ضلع Asahan ہے۔ مذہبی امور میں سلطان کو اس بات کا کلی اختیار ہے۔ کہ جس کو چاہیں اس جگہ اپنا مشن قائم کرنے کی اجازت دیں۔ اور جس سے وہ نفرت کریں۔ اس سے معمولی دینی گفتگو بھی روک سکتے ہیں۔ اور اس بارہ میں ڈچ گورنمنٹ کسی قسم کا دخل نہیں دے سکتی۔ اس علاقہ کے اکثر باشندگان مقلد اور شافعی ہیں۔

ملاقاتوں اور دعوتوں میں تبلیغ

۲۴ دسمبر ۱۹۳۶ء سے لے کر ۹ فروری ۱۹۳۷ء تک بندہ کو مختلف ملاقاتوں اور متعدد دعوتوں میں نہایت خوبی کے ساتھ تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ اس تبلیغ کے دیر تک جاری رہ سکنے کے خاص طور پر دو وجوہ تھے۔ اول یہ کہ اکثر سامعین اور زائرین استاذ عبد الحمید صاحب کے مریدوں میں سے تھے۔ جو کہ عرصہ اڑھائی سال سے ہماری طرف مائل تھے۔ ان میں سے تیس آدمی تو اب ہمارے عقائد کی تصدیق کر چکے ہیں۔ ان میں سے قابل ذکر ایک معلم حاجی ابو شامہ ہیں۔ یہ صاحب عربی خوب بول اور سمجھ سکتے ہیں۔ ایک عربی سکول میں ٹیچر رہ چکے تھے۔ اور اب تجارت کا کام کر رہے ہیں۔ دوسرے راڈینی عبد الرحمن صاحب ہیں۔ یہ انجمن محمدیہ کے وائس پریذیڈنٹ تھے۔ نہایت جوشیلے دلیر اور سمجھدار آدمی ہیں۔ دوم ہماری تبلیغ کے خیر و خوبی کے ساتھ جاری رہنے کا باعث ایک صاحب نور اللہ نامی ہیں۔

جس وقت بندہ کو راجہ کے کارکنوں نے تبلیغ وغیرہ سے روکا تھا۔ تو نور اللہ صاحب نے یہ انتظام کیا کہ رات کو مجھے اپنے گھر بلاتے نیز دو تین اور اشخاص کو بھی بلاتے۔ جس سے تبلیغ جاری رہتی۔ ایک مرتبہ رات کے دو بجے تک ان کے گھر میں تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ اور ایک دفعہ بندہ نے ان کے گھر میں رات گذاری۔ غرض تبلیغ میں انہوں نے بڑی مدد دی ہے۔

چونکہ ۱۰ فروری ۱۹۳۷ء سے بندہ کو تبلیغ درس اور دینی بات چیت کرنے سے بالکل روک دیا گیا ہے۔ اس لئے ۱۴ فروری کو بندہ نے ایک درخواست بنام سلطان صاحب ارسال کی جس کا تاحال جواب نہیں آیا۔ لیکن باوجود تبلیغ سے روکے جانے کے پھر بھی ہر گفتگو میں دینی امور اور احمدیت کا تذکرہ جاری رہتا ہے۔

موضع کساران میں تبلیغ

۱۰ فروری ۱۹۳۷ء کو بندہ ہمراہ ادنی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ میدان تنجونگ بالی گیا۔ چونکہ وہاں تبلیغ بالکل بند تھی اس لئے بندہ نے انکو کساران جانے کیلئے کہا۔ چنانچہ مورخہ ۱۱ فروری وہ اکیلے کساران گئے۔ یہ شہر تنجونگ بالی سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں جاکر وہ اپنے مختلف دوستوں سے ملے اور ایک پرانے دوست مسمی عبد الرحمن سے جو کپڑے کے تاجر ہیں ملے۔ عبد الرحمن صاحب نے مجھ سے ملنے کی خواہش کی چنانچہ ۱۸ فروری کو بندہ کساران گیا۔ گیارہ بجے سے لیکر شام کے پانچ بجے تک مختلف دوستوں سے ملاقات کی تمام گفتگو صرف منافرت کو مٹانے تعلقات کو بڑھانے اور صلح آشتی قائم کرنے کے متعلق تھی چونکہ ۲۱ فروری کو میدان میں عید الاضحیٰ ہونی تھی اس لئے بندہ ۲۰ فروری کو تنجونگ بالی سے میدان روانہ ہوا۔ رات کو انجمن احمدیہ میدان میں تبلیغ اور لیکچر کا وقت تھا۔ مولوی محمد ادریس صاحب نے اسلام کی خوبیوں پر لیکچر دیا۔ اس کے بعد بندہ نے جماعت کو سفر تنجونگ بالی کے حالات سنائے اور تمام جماعت کو قربانی اور دعاؤں میں لگے رہنے کی تلقین کی۔ ساڑھے آٹھ بجے صبح نماز عید شروع ہوئی۔ اور گیارہ بجے کے قریب ختم ہوئی بندہ کا خطبہ عید کی اہمیت اور قربانی کے اسرار اور حقیقت پر تھا۔ بالآخر بندہ اپنے پیارے آقا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور تمام بزرگان جماعت کی خدمت میں دردِ دل کیساتھ دعا کی درخواست کرتا ہے۔ خاکسار ابوبکر ایوب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کا ہفتہ وار مکتوب جاپان

جاپان کے اہم داخلی معاملات

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

کو بے ۲۵ فروری بذریعہ ہوائی ڈاک۔ کل فروری کی ۲۶ تاریخ ہے فروری ۲۶ء کی اسی تاریخ کو سلطنت جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں بہت سے نوجوان فوجی افسروں اور سپاہیوں نے راہ فساد اختیار کرتے ہوئے متعدد وزراء اور ملک کے اکابر سیاستدانوں پر حملہ کر کے ہلاک اور زخمی کیا تھا۔ جاپان کی تاریخ میں وزیر یا سیاسی رہنما کا ایسے آدمی کے ہاتھ سے مارا جانا جس کو اس کے نظریہ سے دشمنی ہو یہ پہلا واقعہ نہ تھا۔ بلکہ یوں کہئے۔ کہ اس قسم کے واقعات قریب قریب ہر ملک کی تاریخ میں مل جائیں گے۔ مگر ۲۶ فروری ۳۶ء میں ٹوکیو میں رونما ہونے والے واقعہ کے اندر کوئی ایسی بات ضرور تھی کہ اس کی وجہ سے جاپانی قوم کی سیاسی زندگی اسی طرح بنیادوں تک ہل گئی جس طرح مکان زلزلہ سے یا بم کے خوفناک دھماکے سے ہل جایا کرتے ہیں اس واقعہ کی نزاکت کا تو اس امر سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ دارالسلطنت میں فوراً مارشل لاء کا نفاذ ضروری سمجھا گیا۔ جو مہینوں جاری رہا۔ مگر شکر کا مقام ہے۔ کہ جو تدابیر حکومت نے حالات پر قابو پانے کے لئے اختیار کیں۔ وہ فی الفور کامیاب ہو گئیں اور فسادی عنصر ایک تنگ دائرے میں محصور ہو کر جلد ہی ہتھیار ڈال دینے پر مجبور ہو گیا۔ اب کہ اس سانحہ پر پورا ایک سال گذر چکا ہے۔ حالات مثل سابق پُرسکون ہو گئے ہیں۔ تاہم یہ ایک بدیہی حقیقت ہے۔ کہ ملک کی آبادی کی طور پر مطمئن نہیں ہوئی۔

جاپان کی عام پبلک کو یہ تو عرصہ سے محسوس ہوتا چلا آ رہا ہے۔ کہ ان کی نظروں سے اوجھل پس پردہ کوئی خاموش مگر زبردست طاقت ایسی ہے کہ ملکی مفاد سے متعلق گورنمنٹ کے ہر اقدام پر اس کا گہرا بلکہ فیصلہ کن اثر پڑتا ہے۔ مگر ۲۶ فروری ۳۶ء سے پہلے اہل جاپان کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ اس عنصر کی جڑیں کتنی گہری اور کیسی مضبوط ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ قوم کی پریشانی کا باعث یہ ہے کہ اس کو یقینی طور پر یہ معلوم نہیں کہ اس پس پردہ طاقت کا ملکی معاملات میں کیا مسلک ہے۔ اور وہ کس مقصد و مدعا کے حصول کے لئے کوشاں ہے۔ اور چونکہ یہ بات صاف نہیں۔ اس لئے ملک کی آبادی یہ فیصلہ نہیں کر سکتی کہ آیا اس کو اس پوشیدہ عنصر کی تائید کرنی چاہیئے یا مخالفت۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ اس کو یہ بھی معلوم نہیں کہ مطلوبہ علم وہ کہاں سے حاصل کرے۔

ایوان عام میں بہت ممبروں نے متعدد پہلوؤں سے تنقید اور سوالات کے ذریعے سے یہ کوشش کی۔ کہ گورنمنٹ ان امور پر کچھ روشنی ڈالے اور خوب دھواں دھار تقریریں ہوئیں خصوصاً بوڑھے اوزاکی نے تو کمال ہی کر دیا۔ یہ صاحب جاپانی ایوان عام کے سب سے پرانے ممبر ہیں اور جب سے ممبر منتخب ہوتے برابر ممبر چلے آتے ہیں۔ اور دو مرتبہ وزارت کے عہدہ پر بھی فائز رہ چکے ہیں۔ مگر ان کی تقریر کے جواب میں اراکین گورنمنٹ نے جو کچھ بیان کیا وہ اتنا ہی مبہم تھا جتنا کہ ان کی تقریر صاف اور واضح تھی

اقتصادی مشن

خیر اندر سے خواہ کچھ بھی ہو ظاہری حالات پُرسکون ہیں۔ ہیروتا گورنمنٹ کے ٹوٹنے سے اور اوگاکی کی کابینہ بنانے میں ناکامی کے سلسلوں میں جو ہیجان سا پیدا ہوا تھا وہ دب کر ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ اور چونکہ ہیاشی کابینہ نے معاملات ملکی کو ہاتھ میں لے لیا ہے اس لئے جاپان کی ڈپلومیٹک مشینری میں پھر حرکت نظر آنے لگی ہے۔

گورنمنٹ نے تین اقتصادی مشن بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک چین کو۔ ایک برطانیہ کلاں اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو۔ اور ایک ڈچ ایسٹ انڈیز کو۔ چین کو جانے والا وفد در حقیقت ہیاشی گورنمنٹ کا چین کے متعلق نئی پالیسی کے ماتحت یہ پہلا اقدام ہے۔ پالیسی یہ ہے کہ دوسری قسم کے تمام مطالبات چھوڑ کر صرف اقتصادی تعلقات کو استوار کرنے کی طرف پوری توجہ دی جائے۔ برطانیہ اور امریکہ جانے والا وفد اگلے ماہ جاپان سے روانہ ہوگا۔ اور ماہ جون میں برلن میں منعقد ہونے والی انٹرنیشنل چیمبر آف کامرس کی کانگرس میں بھی شمولیت کرے گا۔

ڈچ ایسٹ انڈیز کا کام مسٹر کواشیما کے سپرد کیا گیا ہے۔ جو ابھی حال میں دربارہ ہیگ کے لئے جاپانی منسٹر ہوئے ہیں۔ مسٹر کواشیما ڈچ ایسٹ انڈیز پہنچ کر تجارتی حالات کا بغور مطالعہ کریں گے۔ فی زمانہ ڈچ حکومت اور جاپان کے تجارتی تعلقات بگڑے ہوئے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ جنوبی سمندروں میں پھیلاؤ کے لئے جو تجاویز جاپان کے مد نظر ہیں۔ وہ اس ملک کے آئندہ پروگرام میں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ اور ادھر ڈچ حکومت کے دل میں جاپانی ارادوں کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ نہیں چاہتی کہ اس کے علاقوں میں جاپانی تجارت ترقی کرے۔ مسٹر کواشیما کا یہ کام ہوگا کہ تجارتی معاہدہ کے متعلق گفت و شنید از سر نو شروع کرنے کے لئے کوئی طریق نکالیں۔ کیونکہ یہ گفتگو ایک مرحلہ پر پہنچ کر بوجہ ناامیدی منقطع ہو چکی ہے۔

جماعت احمدیہ سرگودہا کی قراردادیں

۱۲ مارچ۔ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ سرگودہا کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت بابو محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس کی گئیں۔

(۱) انجمن احمدیہ سرگودہا کا یہ اجلاس ان لوگوں کے خلاف نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ جنہوں نے دہلی میں ۶ مارچ کو ہمارے علماء اور دوسرے بھائیوں پر بغیر کسی وجہ کے حملہ کر کے کئی ایک کو مجروح کیا۔ اور اپنے زخمی بھائیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ کہ ان کو مولا کریم کی راہ میں تکلیف اٹھانے کا موقع حاصل ہوا۔

(۲) انجمن احمدیہ سرگودہا کا یہ اجلاس اپنے کرم بھائی جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ اور حکیم عبد الرحیم صاحب پر لاہور میں ۸ مارچ کو احرار کے حملہ کرنے اور کمینہ حرکات کے مرتکب ہونے پر اظہار نفرت کرتا ہے اور اپنے ہر دو بھائیوں کو اللہ کی راہ میں تکلیف اٹھانے اور زخمی ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہے

(۳) انجمن احمدیہ سرگودہا کا یہ اجلاس حکام سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ قیام امن عامہ کی اغراض کو مد نظر رکھتے ہوئے قانون شکن لوگوں کو ان کی امن شکن حرکات سے روکے۔

(۴) ان قراردادوں کی نقول (۱) بخدمت جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور۔ (۲) حکیم عبد الرحیم صاحب معرفت امیر جماعت احمدیہ لاہور (۳) جماعت احمدیہ دہلی اور (۴) پریس کو بھیجی جائیں۔ خاکسار۔ عبد الغنی سیکرٹری امور عامہ سرگودہا

٦١٥
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایچیسن کالج لاہور میں داخلہ

ایچیسن کالج لاہور کی وہ خاص سہولتیں جو اس درسگاہ میں میسر ہیں۔ پہلے مختصر طور پر بھی بیان کی جا چکی ہیں۔ اب ان خاص فوائد کا تذکرہ باقی ہے۔ جو اس کے ذریعہ پنجاب اور ریاست ہائے پنجاب کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ روسائے پنجاب کے لڑکوں اور کورٹ کے وارڈوں کے لئے یہ درسگاہ اغاز ہی سے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوئی ہے خصوصًا اس اعتبار سے کہ جہاں اس میں انگریزی تعلیم کا انتظام ہے۔ وہاں ہندوستانی معاشرت اور روایات کو بھی برقرار رکھا جاتا ہے یہاں مشترکہ مفاد اور باہمی ہمدردی کا جو احساس پیدا کیا جاتا ہے۔ زندگی کی عملی تجربہ میں اس کی آزمائش کی جا چکی ہے یہ درسگاہ لاہور میں واقع ہے جس کی وجہ سے اسے وہ جملہ فوائد حاصل ہیں۔ جو صوبہ کے دار الحکومت اور اہم مرکز کے ساتھ لازمی طور پر وابستہ ہیں۔ مزید برآں پنجاب کے جملہ حصص کے لوگ لاہور میں باسانی آ سکتے ہیں۔ اور کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ پنجاب کے لڑکے ان تعلیمی سہولتوں کی خاطر دور دراز مقامات پر جائیں جب کہ وہ انہیں اپنے گھر پر باسانی میسر آ سکتی ہیں ایچیسن کالج اس امر کا ضامن ہے۔ کہ پنجابی لڑکے کو اپنے ہی صوبہ میں رہکر علم حاصل کرنا چاہئے۔ جہاں طالب علم کی ضروریات کا صوبہ کے باہر دیگر مقامات کی نسبت قدرتًا زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دوسرے مقامات کے اداروں کے مقابلہ میں اس کالج میں پنجاب اور ریاست ہائے پنجاب کی خدمات سرانجام دینے کے لئے لڑکوں کی تربیت کا بہتر انتظام موجود ہے۔ اور یہاں رہ کر وہ پنجاب یونیورسٹی سے اپنا تعلق بھی قائم رکھ سکتے ہیں۔ یہ کالج ان ہائی سکولوں سے قطعًا مختلف واقع ہوا ہے۔ جہاں لڑکوں کو یونیورسٹی کے امتحانات کی چکی کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ اور وہ بھی اس عمر میں جب کہ وہ یونیورسٹی کی تعلیم سے فائدہ حاصل کرنے کے سراسر ناقابل ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ کالج ہذا میٹرکیولیشن کو منتہائے مقصود نہیں سمجھتا۔ بلکہ وہ اس تعلیم و تربیت کو جس کا وہاں انتظام ہے نہایت اہم اور ضروری سمجھتا ہے۔ خواہ لڑکا مزید تعلیم کے لئے یونیورسٹی میں داخل ہو یا نہ ہو۔

زمانہ گذشتہ میں صوبہ پنجاب اور اس کی ریاستوں کا کالج کی بہبودی کے ساتھ گہرا التعلق رہا ہے۔ وہ کالج کی کامیابی پر مشترکہ طور پر فخر کرتے ہیں۔ اور اس کی خدمت کے لئے اس کے ممنون ہیں۔ درحقیقت یہ کہنا مبالغہ میں داخل نہیں کہ شمالی ہند میں کسی سکول کی روایات اس کی روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور نہ وہاں اس قسم کے مواقع میسر ہیں۔ جو اس کالج میں طلباء کو حاصل ہیں۔ قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ان فوائد کو کس طرح مضبوط اور محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ آنے والی نسلوں کے لئے یہ ایک مستقل ورثہ ثابت ہو کچھ مدت سے کالج کونسل اس سوال پر غور کر رہی ہے

داخلہ کی شرائط میں توسیع

کالج کونسل کو اس ضمن میں اپنی ذمہ داری کا احساس ہے اور اس نے حال ہی قواعد داخلہ میں توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کی رو سے اب وہ لوگ بھی کالج میں تحصیل علم کے فوائد اور استحقاق سے بہرہ ور ہو سکیں گے۔ جو پیشتر ازیں ان سے محروم تھے۔ داخلہ کی جدید شرائط کے مطابق مندرجہ ذیل جماعتیں کالج میں داخل ہو سکتی ہیں

(الف) والیان ریاست کے لڑکے اور ان کے رشتہ دار

(ب) والیان ریاست کی رعایا جن کی والیان مذکور نے سفارش کی ہو۔

(ج) ان خاندانوں کے افراد جن کا "پنجاب چیفس اینڈ فیملیز آف نوٹ" میں ذکر ہو۔

(د) پراونشل درباریوں کے لڑکے اور رشتہ دار

(ھ) ان اشخاص کے بیٹے اور پوتے جو مندرجہ ذیل سرکاری عہدوں پر فائز ہوں یا فائز رہ چکے ہوں۔

(۱)۔ فیڈرل اور ہائی کورٹ کے جج

(۲)۔ آل انڈیا سروسز کے افراد

(۳)۔ صیغہ جات بحری۔ فوج اور پرواز کے افسر جن کو ملک معظم کی کمیشن حاصل ہو

(و) مندرجہ ذیل اصحاب کے بیٹے اور پوتے

(۱)۔ جن اصحاب کو نواب یا راجہ کا موروثی یا ذاتی خطاب ملا ہو۔

(۲)۔ صاحب گورنر جنرل بہادر کی ایگزیکٹو کونسل کے سابق اور موجودہ ممبر۔

(۳)۔ زمینداران پنجاب کے کسی حلقہ نیابت کی فہرست انتخاب میں جن رائے دہندگان کا نام درج ہو (رائے دہندہ کی صفت یہ ہونی چاہئے۔ کہ وہ کسی ایسی زمین کا مالک یا جاگیردار ہو جس پر (۵۰۰) سو روپیہ سے کم مالیہ کی تشخیص نہ کی گئی ہو)۔

(۴)۔ بلند مجلس حیثیت والے اشخاص کے لڑکے۔ اس حیثیت کا اندازہ لگانا انتظامی کمیٹی کا فرض ہوگا۔

مشق ہائے (الف) (ب) (ج) اور (د) کے مطابق جو درخواستیں برائے داخلہ موصول ہوں۔ ان کو ترجیح دی جائے گی۔ اور جو لڑکے مشق ہائے (ج) (د) اور (ھ) کے مطابق داخل کئے جائیں گے انہیں پوری فیس ادا کرنی پڑے گی۔ شرائط داخلہ میں یہ توسیع کونسل کی متفقہ رائے سے عمل میں لائی گئی ہے اور دراصل اس توسیع کو موجودہ ضروریات اور تبدیل شدہ حالات اور گرانقدر روایات کے قیام و بقا کے درمیاں ایک قسم کی خوش آئند مفاہمت سمجھنا چاہئے۔

فیس میں تخفیف

داخلے کے جدید قواعد کے ساتھ فیس کے سوال کا گہرا التعلق ہے گزشتہ تین سال سے تعلیم کے مجموعی مصارف کو کم کرنے اور فالتو اور فضول خرچ کو اڑا دینے کی سرگرم کوشش جاری رہی ہیں۔ فی الحال ایک بورڈر کے لئے ۱۱۰ روپیہ سے ۱۴۰ روپیہ تک فیس مقرر ہے۔ اس فیس میں کالج کی ہر سرگرمی جس میں کھیلیں سواری اسپ۔ کتابیں اور لکھنے کا سامان شامل ہے۔

جدید صورت حالات میں لازمی طور پر یہ توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ طلباء کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا اور کالج اس فیس کو اور بھی گھٹانے کا ذمہ لیتا ہے امید ہے۔ کہ سالانہ خرچ زیادہ سے زیادہ ۱۸۰۰ روپیہ اور کم سے کم ۱۰۰۰ روپیہ تک محدود کر دیا جائے۔ بہرحال یہ خرچ لازمی طور پر اس امداد پر منحصر ہوگا۔ جو کالج کو صوبہ اور ریاستوں سے حاصل ہوگی۔

طلباء کی تعداد میں اضافہ

متذکرہ بالا تجاویز کے ذریعہ سب سے پہلے یہ مقصود ہے۔ کہ کالج اور صوبہ کے درمیان گہرا ربط و اتحاد پیدا ہو جائے۔ کیونکہ کالج کو ایک وسیع تر حلقہ سے طالب علم منتخب کرنے کا موقعہ ملیگا۔ اور اس سے بیش از بیش خاندان استفادہ کر سکیں گے۔ ان تجاویز نے وسیع پیمانہ پر دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ امید ہے۔ کہ ان تبدیلیوں کا نتیجہ طلباء کی تعداد میں اضافہ کی صورت میں رونما ہوگا (گذشتہ تین سال میں طلباء کی تعداد قریبًا دوگنا ہو گئی ہے)۔ اور آخر کار ایک ایسا مرحلہ آ جائیگا جہاں کالج کی تعلیمی اور مالی بنیادیں مضبوط ہو جائینگی اور وہ سیاسی اثر کے دباؤ اور غیر مساوی میزانیہ کے مسائل سے جو آئے دن پیش آتے رہتے ہیں۔ بے نیاز ہو جائیگا

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

دور شتوں کی ضرورت

نہایت مخلص و معزز خاندان کی دو لڑکیاں جو کہ دیندار اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہیں۔ ان کیلئے دور شتوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب جلد از جلد مجھے خطوط لکھیں۔

خاکسار ناصر الدین عبد اللہ شاستری پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بنارس چھاونی محلہ مدلیسر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان کے طول و عرض میں شدید بارش اور برفباری

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خدا تعالیٰ کا یہ کلام نازل ہوا ہے۔ کہ "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" اسی وقت سے ہر سال موسم بہار میں غیر معمولی طور پر برف پڑتی اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی بارش بھی ہوتی ہے۔ چند ہی روز ہوئے اس سال ہندوستان میں اس نشان کے پھر پورے ہونے کے متعلق ہم ثبوت پیش کر چکے ہیں۔ اب انگلستان کے متعلق تازہ بیان پیش کرتے ہیں۔ لنڈن کی ۱۵ مارچ کی حسب ذیل خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔

لنڈن ۱۵ مارچ۔ سکاٹ لینڈ آئر لینڈ۔ ویلز اور انگلستان کے شمالی حصہ میں گزشتہ چند دنوں کے اندر کئی سال کے بعد بے پناہ برف باری ہوئی۔ اس سے پیشتر ماضی قریب میں اس قدر شدید برف باری کبھی نہیں ہوئی اس ہفتہ آئر لینڈ میں برف باری کی وجہ سے طوفان آ گئے ہیں۔ لیکن سکاٹ لینڈ اور شمالی انگلستان میں بھی طوفان برف کا دور دورہ ہوا۔ اور بہت سی سڑکیں اور ریلوے لائن برف سے اٹ گئیں۔ بلفاسٹ میں رائل السٹر ایگریکلچرل سوسائٹی کے تین عظیم الشان ہال برباد ہو گئے۔ برف کے وزن سے چھتیں گر گئیں۔ نقصان کا اندازہ ۱۲۰ ہزار پونڈ ہے۔

لنڈن اور جنوبی انگلستان برف سے تو محفوظ رہا۔ لیکن کل مسلسل بارش ہوتی رہی۔ دریائے ٹیمز میں دوبارہ طغیانی آ گئی ہے۔ آج لنڈن میں سورج چمک رہا ہے۔ لیکن ہوا میں خنکی ہے۔ اس سال کی بارش نے تمام گزشتہ ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ جنوری اور فروری میں جو بارش ہوئی وہ گزشتہ ۶۷ سال میں کبھی نہیں ہوئی۔ فین کنٹری میں دریائے آؤس میں بھی طغیانی آ گئی ہے۔ اور ۲۰۰ آدمی رات دن دریا کی نگرانی کر رہے ہیں۔ آٹھ ہفتوں سے اس دریا کا پانی چڑھا ہوا ہے۔

محکمہ ڈاک خانہ کو ٹیلی فون کا سلسلہ درست کرنے کے لئے ایک ہفتہ تک خاص محنت کرنا پڑی۔ لیکن ابھی تک ہزاروں آدمی ٹیلی فون کے سلسلہ سے منقطع ہیں۔ خصوصاً شمالی آئرستان میں ٹیلی فون کے تاروں کو بہت زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ کل رات علاقہ فن کے باشندوں نے نہایت مصیبت میں گزاری۔ اگرچہ دریاؤں کے کنارے ابھی تک صحیح و سالم ہیں۔ بایں ہمہ سیلاب کی وجہ سے ۲۵۰ مربع میل اراضی کے تباہ ہو جانے کا خطرہ بدستور ہے۔ گزشتہ ۴۸ گھنٹے سے سینکڑوں مزدور کناروں پر متعین ہیں۔ اور وہ مسلسل طور پر کناروں کو مضبوط بنانے میں مصروف ہیں۔ بند کے کناروں پر سب سے زیادہ نازک پوزیشن ونڈور کے آبی دروازہ کی ہے کیونکہ وہاں دریائے اوس اور اس کے معاون اکٹھے ہو کر درش کی طرف بہتے ہیں۔ اس وقت تک آبی دروازہ بالکل مضبوط ہے۔ قصبہ ایلی کے ارباب حل و عقد نے برٹش انجن کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دے رکھا ہے۔ تاکہ بند کے کناروں سے ہر وقت آگاہ رہیں اور ایسا نہ ہو بند غفلت کی وجہ سے ٹوٹ جائے۔ اور سیلاب سینکڑوں ایکڑ اراضی کو جل تھل کر دے۔

برٹش انجن کی طرف سے ایک انجینئر کو مقرر کر دیا گیا ہے۔ تاکہ بند کے ٹوٹتے ہی حقیقت آشکار ہو جائے۔ الڈرتھ کازوے کے مقام پر دریائے ویسٹ ۹ انچ چڑھا ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پانی ونگھم میں بھی داخل ہو چکا ہے۔

فن کے کسانوں نے اپنی اپنی جھونپڑیاں خالی کر دی ہیں۔ اس علاقہ کو شدید سیلاب سے بچانے کے لئے پوری سرگرمی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ گزشتہ چند دنوں میں اس علاقہ میں شدید بارش ہوئی ہے جس کی وجہ سے دریاؤں کے کنارے بڑی حد تک کمزور ہو گئے ہیں۔ اس جگہ اس امر کا ذکر کرنا بے محل نہ ہو گا۔ کہ یہ علاقہ سارے زراعتی علاقوں سے مفید تر ہو گا۔

گزشتہ رات سینکڑوں آدمی ہری کین لیمپوں کو لے کر کناروں پر پھرتے رہے اگرچہ بہت سے مقامات پر پانی پوری بلندی تک پہنچا ہوا ہے۔ مگر ابھی تک کوئی کنارہ نہیں ٹوٹا۔ جس کنارے کے ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ وہاں مٹی کی بھری ہوئی کشتیاں پہنچا دی جاتی ہیں اور اسے پورے طور پر مضبوط بنا دیا جاتا ہے۔ شروع شروع میں اندازہ کیا گیا تھا۔ کہ سیلاب کا پانی ۲۴ گھنٹے تک اپنی انتہا کو پہنچ جائے گا۔ جس سے کسی مقام پر نقصان بھی ہو گا۔ مگر آج صبح اطلاع ملی۔ کہ پانی کی سطح پہلے کی نسبت ۲ انچ کم ہے۔

کل دریائے ٹیمز کی وادی میں بھی کئی انچ پانی کھڑا تھا۔ اور ٹیمز اور ونڈسر کے علاقوں کی سڑکیں بند ہو گئی تھیں۔ اس سال یہ چوتھا موقع ہے کہ ان علاقوں پر ٹریفک بند ہوا ہے گزشتہ ہفتہ میں سکاٹ لینڈ آئر لینڈ اور شمالی انگلینڈ میں

خوبصورت احمدیہ البم

جناب مولوی عبد الرحیم درد ایم اے امام مسجد احمدیہ لنڈن نے ایک نہایت خوبصورت احمدیہ البم تیار کرایا ہے۔ جس میں اکتیس نہایت عمدہ اور جاذب نظر فوٹو ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے نہایت خوبصورت فوٹوز کے علاوہ غیر ممالک مثلاً انگلستان۔ گولڈ کوسٹ۔ فلسطین جاوا۔ سماٹرا۔ ہنگری مصر اور جنوبی افریقہ کے احمدی احباب کے گروپ فوٹو دیئے گئے ہیں۔ کانفرنس مذاہب لنڈن ۱۹۲۴ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور آپ کے رفقاء سفر کا فوٹو۔ پیرس کی ایک مسجد میں حضور کے ورود کا فوٹو بھی ہے۔ نیز مسجد احمدیہ لنڈن کی بہت سی تقاریب کے فوٹو دیئے گئے ہیں۔ جن میں انگلستان کے جلیل القدر اصحاب وقتاً فوقتاً شامل ہوتے رہے ہیں۔ قادیان کی آبادی کا ایک منظر جلسہ سالانہ کا فوٹو بھی ہے شروع میں ایک دیباچہ میں جماعت احمدیہ اور اس کے مرکز کے متعلق مختلف مؤقر برطانی اخبارات اور بعض معزز لوگوں کے تاثرات درج کئے ہیں۔

غرض البم ہر لحاظ سے نہایت ہی خوبصورت ہے۔ اور تبلیغ احمدیت کے لئے بہت مؤثر چیز۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ اور بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے مل سکتا ہے۔

الخطبہ

دوشیزہ بعمر ۱۴/۱۵ سالہ انگریزی مڈل پاس مقبول صورت، پاکیزہ سیرت۔ امور خانہ داری اور تعلیم احمدیت سے واقف۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ (نوٹ) لڑکا ککے زئی خاندان سے ہو۔

(سید) بہادر شاہ نائب مہتمم تبلیغ چوک چڑھا۔ کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر۔

مجلس احرار ترک وطن کرکے پنجاب سے یوپی کیوں آگئی

تو درونِ در چہ کردی کہ برون خانہ آئی؟

لکھنؤ کی سرزمین پر مجلس احرار اپنی ہنگامہ خیز شورشوں کے باعث اپنے لئے جو امتیازی جگہ حاصل کرچکی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر وہ اقدام کہ جو اس کی طرف سے پبلک سرگرمیوں کے سلسلہ میں عمل میں آتے ہوئے معلوم ہوتا ہے لکھنؤ کی سنجیدہ پبلک اس میں فرقہ دارانہ شورش کے جراثیم اڑتے ہوئے دیکھکر ان سے متوحش و خوفزدہ ہوجاتی ہے۔ مدح صحابہ کی تحریک کو اس جماعت نے جس زور و شور کیساتھ اٹھایا۔ اسکو کس نے نہیں دیکھا۔ اور پھر اس کا انجام کس کے پیش نظر نہیں ہے۔ سکون قلب کیساتھ اس کے آغاز و انجام پر غور کرنے کے بعد بھی عقل یہ بتلانے سے قاصر رہتی ہے۔ کہ آخر اسکی کیا ضرورت تھی اور کیوں یہ بے وقت کی راگنی چھیڑی گئی اگر اس کی غایت فرقہ دارانہ اختلافات کو ابھارنا اور شیعہ سنی تعلقات میں کشیدگی پیدا کرنا تھی تو یہ مقصد بدرجہ اتم پورا ہوگیا کہ وہ جو سالہا سال سے ایک دوسرے سے شیر و شکر تھے اور باہم انتہائی مودت و اخلاص کے تعلقات رکھتے تھے آج ایک دوسرے سے بدظن ہیں بیجبس لیٹو اسمبلی کے انتخابات میں قدم قدم پر شیعہ سنی کی بحث اس جماعت کی کامیابیوں و کامرانیوں کی گواہی دے رہی تھی۔ اور ہر دیکھنے والا دیکھ رہا تھا کہ مسلمانوں کے کیمپ میں ایک افسوسناک پھوٹ اور ایک زبردست تفریق پھیلی ہوئی تھی ووٹر امیدوار کی اہلیت و قابلیت پر نظر نہیں ڈالتا تھا بلکہ اسکے مذہبی خیالات و عقائد پر مدح صحابہ کی تحریک شورش و بدامنی کی آگ کو اچھی طرح مشتعل کرچکنے کے بعد واپس لے لینے اور قانون ساز جماعت کے انتخابات کو فرقہ دارانہ لائنوں پر لڑ چکنے کے بعد لیکن ہر اس جماعت کے پاس کوئی دوسرا ایجیٹیشن پروگرام باقی نہیں رہا تھا لہذا اب وہ ایک دوسرے چولے میں پبلک اسٹیج پر آرہی ہے۔ کہ جسکی تکمیل اگر ہوسکتی ہے تو صرف مروت و محبت و اخلاص سے یعنی مسلمانوں کی تنظیم اور ان کی شیرازہ بندی

بہر حال مجلس احرار نے ۱۷، ۱۸، ۱۹ اپریل کی تاریخیں پراونشل احرار پولیٹیکل کانفرنس کے انعقاد کے لئے طے کی ہیں۔ اب دیکھنا چاہئیے کہ احرار کا یہ اجلاس مسلمانان صوبہ کے سیاسی مستقبل کے بارے میں کیا فیصلہ کرتا ہے۔ اور انہیں قوم کی نجات کیلئے فرقہ دارانہ شاہراہ پر چلنے کی ہدایت کرتا ہے۔ یا اس سے ہٹ کر یہ مجلس مذکور کی ان پولیٹیکل سرگرمیوں کو پوری عزت و وقعت کی نظر سے دیکھتے ہوئے بھی ایک بات کسی طرح سمجھ میں نہیں آتی۔ اور وہ یہ کہ وہ ترک وطن کرکے پنجاب سے یوپی کیوں اور کس سلسلہ میں آگئی اور پنجاب کی آب و ہوا میں وہ کونسی خرابی تھی۔ کہ جس کو اس نے اپنی نشوونما میں حارج سمجھ کر یہ جلاوطنی اختیار کی۔ بہر حال اس کی یہ ہمدردی لائق شکریہ ہے لیکن ہمیں امید ہے کہ مدح صحابہ رضی اللہ عنہم کی تحریک کی شدید ناکامی کے بعد اب اس کی آنکھیں کھل گئی ہونگی اور وہ اپنے کو روشناس کرانے اور اپنے کو پبلک میں مقبول بنانے کیلئے اب کوئی تعمیری کام شروع کرے گی۔ اسے یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ اتحاد و اتفاق میں جو لذت ہے وہ نفاق و شقاق میں نہیں۔ لہذا اسے کوشش کرنا چاہئیے کہ محرم کے زمانہ میں اپنی پیشانی سے افتراق بین المسلمین کے اس ناپاک دھبہ کو دور کرکے اپنی سابقہ غلطیوں کی تلافی کرے۔ اور مجوزہ کانفرنس میں کوئی ایسا پروگرام مرتب کرے کہ جو مسلمانوں کو منظم اور سرگرم عمل بنا سکے۔ (حق ۱۶ مارچ)

اطباء سے ایک ضروری گذارش

جن مقامات میں قابل احمدی اطباء موجود ہیں۔ وہ براہ مہربانی مجلس مشاورت پر ضرور تشریف لائیں۔ کیونکہ چند مفید مشورے ان سے کرنے ہیں۔ نیز اگر ان کی نظر میں کوئی بہترین دواساز ہو جو کہ مرکبات اور کشتہ جات وغیرہ کے بنانے میں کامل ماہر ہو تو اس سے بھی خاکسار کو اطلاع دیں۔

خاکسار:۔ مختار احمد زینت محل دہلی

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی؟ آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ ہر مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کرکے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکالکر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ **مفرح یاقوتی** بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات اور مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ **پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (صہ)** میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مگر مرض "دمہ" سے تو خدا کی پناہ۔! کیونکہ یہ ایسا نامراد مرض ہے کہ اس کی وجہ سے نہ اٹھتے نہ بیٹھتے۔ نہ سوتے نہ جاگتے نہ چلتے نہ پھرتے حتیٰ کہ انسان کو کسی پہلو چین نہیں آتا۔ ہم نے سالہا سال کی محنت شاقہ اور وسیع تجربہ کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے۔ جو ان شاء اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ کے استعمال سے اس ظالم مرض سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ جس نے ایک دفعہ استعمال کی وہ ہمیشہ کا گرویدہ ہوگیا۔

قیمت ——— تین روپے ——— محصولڈاک علاوہ

ملک بشیر محمد خان صاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"جلسہ سالانہ پر جو میں آپ سے اکسیر دمہ اور اکسیر البدن و اکسیر اکبر لایا۔ استعمال کیں۔ حیران ہوتا ہوں کہ یہ نسخے آپنے کہاں سے حاصل کئے۔ اگر میں پورا پورا بیان کروں تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک بھی سربسجود ہو جائے۔ ان کی بے نظیر خوبیاں صرف استعمال سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کی ان ادویہ سے بجھتی شمع بھی بفضل خدا پوری طاقت سے منور ہو جاتی ہے۔ آپکی محنت اور سعی پر بیساختہ جزاک اللہ احسن الجزاء کے الفاظ نکلتے ہیں۔ جلسہ پر جو تکلیفات زبانی بیان کی تھیں تھیں ان ادویہ سے سب دور ہو گئیں۔ اور اب میں پوری صحت کے ساتھ ہشاش بشاش ہوں۔"

جو بیماری دمہ کے موذی مرض سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں انھیں فوراً اکسیر دمہ استعمال کرنا چاہیئے

مینیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہر شخص کے پڑھنے کے لئے صحت کے قوانین کو بتلانے والی

مفید عام طبی کتب

مارچ میں نصف قیمت — مارچ میں نصف قیمت

ہر کتاب اپنا ثانی آپ ہی ہوتی ہے کیونکہ جس مضمون کو پنڈت صاحب لکھتے ہیں اس کو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری کتب کے علاوہ نیچر کیور۔ کروموپیتھی۔ ہومیوپیتھی وغیرہ کتب کے مطالعہ کے بعد پیش کرتے ہیں۔ تقریباً چار درجن کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ناظرین کو چاہئے کہ اپنی اپنی ضرورت اور شوق کے مطابق فہرست سے انتخاب کرکے اس مارچ میں یہ مفید عام کتب اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے منگوالیں۔

امرت دھارا کے چھتیسویں ۳۶ سالانہ جلسہ کی خوشی میں

مارچ میں نصف قیمت پر بھیجی جا رہی ہیں!

ہر ایک کتاب گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ فہرست کو پڑھ کر جو مناسب سمجھیں منگوالیں۔ وہ خاص کتب جن کا ہر ہندوستانی کے واسطے مطالعہ اہم ضروری ہے ان کو پہلے درج کر دیا ہے یہ تمام کتب کوی راج وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا کی تصنیف ترتیب یا ترجمہ کی ہوئی ہیں!

کام ورتی شاستر حصہ اول {اس کے اندر پچاس فوٹو بلاک کی اور دو صد پینتالیس دستی تصاویر ہیں۔ یہ سلسلہ وار مرد و عورت کے تعلقات کے متعلق شروع کیا گیا ہے۔ ابھی نمبر ا رسالہ نکلا ہے۔ جو کہ سات بار چھپ کر ہاتھوں ہاتھ بک چکا ہے۔ اس میں خوبصورتی مرد و عورت کا مفصل بیان ہے۔ مرد و عورت کی اقسام کا مدلل تذکرہ مرد و عورت کی قوت حیات کا بیان ہے۔ قیمت اردو پانچ روپے۔ ہندی چھ روپے۔

جیون شکتی (قوت حیات) یا ہم ہمیشہ جوان کیسے رہ سکتے ہیں
اس میں صحت قائم رکھنے والی جوانی ہمیشہ برقرار رکھنے و عمر کو دراز کرنے اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے اسرار مندرج ہیں ایسے ایسے نکتے اور راز کی باتیں اس کتاب میں بتائی گئی ہیں جو کہ پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ ہر سمجھدار انسان کو خود پڑھنا اور اپنی اولاد کو پڑھانا سنانا چاہئے۔ جا بجا سو سے زیادہ تصویریں ہیں جو مضمون کی وضاحت کرتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ۔ ہندی دو روپے۔

حفظ ماتقدم و علاج {اس میں لکھا ہے کہ انسان کو اپنے پر حکومت کرنا سیکھنا کتنا ضروری ہے۔ یہ پڑھنے سے ہی معلوم ہوگا۔ نیز اس میں مندرجہ ذیل تکالیف مثلاً غلامی۔ جذبات بے خوابی تکان دماغی۔ طبیعت کا اچاٹ ہونا۔ جھنجلاہٹ۔ ناکامی۔ جلدبازی۔ بڑھاپا اس کے ساتھ ہی تہذیب کی عام امراض کا بھی حفظ ماتقدم و علاج درج ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲؍

ضروریات زندگی {انسانی زندگی کے واسطے کونسی چیزیں ضروری ہیں اور ان سے کس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کیسے وہ زندگی کو بڑھانیوالی یا اس کو گھٹانے والی ہوتی ہیں صحت کی قدر کرنے والے شخص کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے اور اپنی اولاد کو کرانا چاہئے۔ قیمت ایک روپیہ ہندی ...

رسالہ خوراک {اس میں مسئلہ خوراک کے ہر پہلو پر باتفصیل بحث کی گئی ہے اور ضروری و مفید ہدایات اردو ... ہندی، ویدک، یونانی ... بھی درج کی گئی ہیں۔ ہندوستانی گھرانوں میں جو کھانے بنائے جاتے ہیں ان کے بنانے کی خاص ترکیبیں بھی لکھی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ دو آنے۔

رسالہ بواسیر — بواسیر کتنی قسم کی ہوتی ہے اور ان کی علامات کیا ہیں۔ سب مفصل طور پر بیان ہے۔ یکصد سے زاید نہایت مجرب آزمودہ اور آسان نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲؍

دن چریہ یا ہدایت الیوم {اس میں درج ہے کہ دن رات میں انسان کو کیسے رہنا چاہئے۔ صبح اٹھ کر کیا کیا اور کیسے کیسے کرنے کے بعد کام میں لگے۔ خوراک کی ہدایات۔ سونے وغیرہ کی ہدایات کا سب مفصل بیان ہے۔ قیمت ۱۲؍

ہدایت المواسم {ہمارے ملک میں پانچ موسم ہوتے ہیں۔ ان کا مفصل بیان ان موسموں کا انسانوں پر اثر اور ان کے مطابق رہنے کھانے پینے پہننے اور خانہ داری کے اصول۔ ہر موسم میں ہونے والی امراض کا بیان و علاج بھی ساتھ آیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر موسم میں ہونے والے پھل اور ترکاریوں کے اوصاف بیان کئے ہیں۔ قیمت اردو ۱۲؍ ہندی ایک روپیہ چار آنہ۔

رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب {اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو آج تک ہندوستان میں نہیں لکھا گیا۔ زندگی کا تہائی سے زیادہ حصہ نیند میں جاتا ہے۔ پڑھو اور عمر کو بڑھاؤ قیمت اردو ۱۲؍ ہندی ایک روپیہ چار آنہ۔

کیا ہم تندرست ہوں صحت و درازی عمر کا راز
مرد۔ عورت۔ بچہ۔ بوڑھا۔ جوان و تندرست۔ بیمار ہر ایک کو اس رسالے کے اصولوں کو جاننا چاہئے۔ تندرستی کے اصول جن پر امیر و غریب عمل کر سکتا ہے۔ بدلائل بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۸؍ ہندی ۱۲؍

اہل ہند کی جسمانی کمزوری کے اسباب و اسکا علاج
اس کتاب کی تعریف بہت سے اخباروں میں چھپی ہے۔ ہر ایک ہندوستانی کو پڑھنی چاہئے۔ صحت کے اصولوں کا مکمل و مفصل بیان درج کیا گیا ہے۔ قیمت اردو ۱۰؍ ہندی ۱۲؍

سورج اشنان یا غسل آفتابی {جس میں آفتابی غسل کے فوائد اور طریقے نیز آفتابی غسل کے صحت۔ طاقت۔ خوبصورتی حاصل کرنے کے راز اور سورج کے رنگوں سے امراض دور کرنیکا بیان مفصل طور پر کیا گیا ہے۔ ہر شخص کو پڑھکر نفع اٹھانا چاہئے۔ قیمت ۲؍

تصاویر صحت {اس میں ایسی تصاویر دی گئی ہیں جن سے پتہ لگے کہ اٹھنے چلنے۔ کام کرنے۔ کھانا کھانے کے وقت جسم کی صحیح پوزیشن کیا ہونی چاہئے۔ گھر میں رکھو اور بچوں کو دکھاؤ۔ قیمت ۳؍

ہپناٹزم اور ذاتی تربیت {ہپناٹزم سے دوسروں کو اور اپنے کو تندرست کرنے یا قابو کرنے کے طریقے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۶؍ ہندی ۱۴؍

نوے سال جوان و تندرست کیوں و کیسے؟ {امریکہ کا ایک ڈاکٹر نوے سال کی عمر میں نوجوانوں کے سے اعضاء رکھتا ہے اس نے یہ کتاب لکھی ہے کہ میں نے کن اصولوں کی پابندی سے اتنی عمر تک جوانی و تندرستی کو حاصل کیا ہے۔ یہ کتاب اسی کا ترجمہ ہے۔ قیمت اردو ۸؍ ہندی ۱۰؍

رسالہ صحت کے دس اصول {یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جس میں مصنف نے دس ایسے ضروری مگر عام ہر ایک کے قابل عمل اصول مقرر کئے ہیں۔ جن کی پابندی سے صحت جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے اور بڑھاپے میں بھی جوانی کا مزہ آ سکتا ہے۔ قیمت اردو ساڑھے چھ آنہ ۶؍ ہندی ۱۲؍

نشانات موت {مرض جب حد سے گذر جاوے۔ تب اس کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں۔ جس سے انسان کا آخری وقت کا پتہ لگتا ہے وہی اس میں درج ہیں۔ قیمت ۵؍

ڈاکٹر لوئی کوہنی کے چار اشنان {جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کوہنی کو کون نہیں جانتا آپ نے صرف چار قسم کے غسلوں سے تمام دنیا کی امراض کو دور کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ انہی کی ضخیم کتاب کا خلاصہ کر دیا ہے۔ جس سے ان کا کل مت معلوم ہو جاتا ہے قیمت فی جلد ۲؍ ہندی ۲؍

دودھ و اسکی اشیاء {ہر انسان کو پڑھنا چاہئے۔ ہر قسم کے دودھ کے مفصل فواید اور دودھ سے بننے والی تمام ضروری اشیا کا بیان و فوائد قیمت اردو ایک روپیہ چار آنہ۔ ہندی ایک روپیہ آٹھ آنہ

خط و کتابت کا پتہ:۔ امرت دھارا ۱۲۵ لاہور کا۔ المشتہر:۔ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور (اگلا صفحہ ملاحظہ فرمائیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ قیمتیں پوری درج ہیں۔ اخیر تاریخ ۱۹۳۷ء تک امرت دھارا اور اسکے مرکبات ۳/۴ قیمت پر اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر ملیں گی!

رسالہ کریزائی امریکہ کی مشہور ڈاکٹر سٹاک ہالم کی تصنیف کا اردو ترجمہ۔ جس میں مرد و عورت کے تعلقات پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ بدان انسانی جوہر کے خرچ کئے بغیر بھی مرد اور عورت کا تعلق ممکن ہے۔ بڑے عجیب و مفید خیالات ہیں۔ قیمت ۸/

ویرج کے متعلق علمی و طبی تحقیقات ویرج (منی) جسم انسانی کا سورج و عطر ہے اسکے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے۔ اعضائے تناسل مردانہ و زنانہ کا ضروری بیان دیا ہے۔ عورتوں کی منی کے متعلق مکمل بحث ہے اور چاند کی تاریخوں کے ساتھ اس کا تعلق کیا گیا ہے۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۱۰/

رسالہ حفظ ماتقدم طاعون پلیگ کی روک تھام کے متعلق حکیموں ویدوں یا ڈاکٹروں نے آج تک جتنی تحقیقات کی ہے سب اسمیں درج ہے۔ قیمت اردو ۷/ ہندی ۱۰/

رسالہ گھر کا حکیم عام طور پر گھروں میں ہوتی رہنے والی امراض کے مختصر آسان مگر مجرب و آزمودہ بیسیوں نسخے اس میں دیئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۲/ ہندی ۴/

کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں؟ اولاد حسب خواہش پیدا کرنے کے متعلق آج تک کی ویدک اور یونانی۔ ڈاکٹری۔ کل تحقیقات کا علیحدہ بیان کس طرح تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ قیمت اردو ۲/ ہندی ۴/ گورمکھی ۴/

رسالہ وضع حمل یہ رسالہ ہر گھر میں پڑھ کر یا سنا کر اس کے تمام مضامین ذہن نشین کرا دینے چاہئیں۔ عورت کا اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اس میں ۳۳ بامعنی تصاویر ہیں۔ قیمت اردو ۹/ ہندی ۱۰/

رسالہ دلچسپ طبی مضامین نمبر اول اخبار دیش اپکارک کے چند مفید خاص و عام مضامین کا مجموعہ ہے۔ قیمت ۴/

دودھ نباتات اس میں دودھ والی تمام نباتات کے دودھ کے فوائد اور اس سے جو ادویات یا کشتہ جات بن سکتے ہیں۔ ان کا ذکر ہے۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۸/

رسالہ ہلیلہ ہلیلہ کل امراض کے واسطے کافی ہے۔ رسالہ ہذا میں اس کا مکمل بیان درج ہے۔ کل فوائد اور استعمال کے طریقے بھی درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۱/ ہندی ۴/

پرورش اطفال اس رسالے کے اندر پرورش کے متعلق کوئی نکتہ نہیں ہے جس کو واضح نہ کیا گیا ہو۔ ہر گھر میں اس رسالہ کا موجود ہونا ضروری ہے۔ ہر بات میں آپ کی رہنمائی کرے گا۔ قیمت اردو چودہ آنے ۱۴/ ہندی ایک روپیہ۔

علاج الاطفال اس میں پیدائش سے لیکر ۹ سال کی عمر تک کے بچوں کی جو امراض ہوتی ہیں۔ ان کا مکمل بیان معہ ہر قسم کے ڈاکٹری۔ یونانی و ویدک کے علاج درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو دو روپے۔ ہندی دو روپے آٹھ آنہ (دو جلد)

رسالہ برہمی آجکل برہمی کے دافع نسیان۔ مقوی دماغ۔ اکسیر حافظہ دافع جریان، وغیرہ ہونے کو ہر خاص و عام کو بخوبی جاننے لگ گئے ہیں۔ اس میں برہمی کا مکمل بیان بحث کرکے استعمال کے بیشمار اعلیٰ طریقے لکھے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۸/ ہندی ۱/

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر اول اس میں دیش اپکارک کے اپریل ۱۹۰۵ء تا مارچ ۱۹۰۶ء کے مجرب نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکما اور ایڈیٹر دیش اپکارک کے مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰/)

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر دوم اخبار دیش اپکارک کے از اپریل ۱۹۰۶ء تا مارچ ۱۹۰۷ء یعنی دو سال کے مجرب نسخہ جات کا لب لباب اور نچوڑ درج ہے۔ قیمت دو روپے

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر سوم دیش اپکارک کے دو سال اپریل ۱۹۰۷ء سے مارچ ۱۹۰۹ء تک کے مجربات کا مجموعہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر چہارم اس میں اپریل ۱۹۰۹ء سے مارچ ۱۹۱۱ء تک کے مجربات کا مجموعہ ہے۔ حجم ۲۷۶ صفحہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ۔

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر پنجم اسمیں مجربات اپریل ۱۹۱۱ء سے مارچ ۱۹۱۵ء تک ہیں۔ قیمت سات روپے۔ یہ دو حصوں میں بھی مل سکتی ہے۔ قیمت حصہ اول ۴/ حصہ دوم للعہ/

گنج مجربات ہم کو فارسی کی ایک قلمی بیاض ملی ہے جس کے اندر ہر مرض کے ایسے ایسے عجیب نسخہ جات ملے جو کسی کتاب میں نہیں ملتے ہم نے اس کا ترجمہ کر کے کتابی صورت میں آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اس کے سینکڑوں نسخے اس شخص کے برسوں۔ فقیروں سنیاسیوں کے پیچھے پھر کر حاصل کئے ہوئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

علاج المفردات اس میں سر سے پاؤں تک کل امراض کا علاج صرف ایک ایک دوائی سے بتلایا گیا ہے۔ فقیری چٹکلوں کا ذخیرہ ہے۔ قیمت ۱۲/

رسالہ حکیم و مریض حکیم کو علاج کرنے سے پہلے اور مریض کو علاج کرانے سے پیشتر اس کو پڑھ لینا چاہئے۔ کیونکہ اس میں حکیم و مریض کے تعلقات کی بابت ضروری بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۴/

رسالہ زہروں کا علاج نمبر اول اس میں زہروں کے علاج کے ضروری نوٹ ہیں اور زہروں کے علاج کے مختلف اصول ہیں۔ یونانی۔ ویدک اور انگریزی کا بیان ہے۔ حشرات الارض یعنی مکھی، مچھر، بھڑ، چھپکلی، چوہا، سانپ وغیرہ کو بھگانے کی تدابیر مندرج ہیں۔ قیمت اردو ۳/ ہندی ۶/

رسالہ زہروں کا علاج نمبر دوم اس میں تمباکو شراب۔ چرس افیون کا نجہ وغیرہ کا ذکر ہے۔ ان کا زہر اتارنے کے لئے علاج وطریق۔ ان کی عادت کے بد نتائج اور چھڑانے کی ترا کیب لکھی گئی ہیں۔ قیمت اردو ایک روپیہ۔ ہندی ایک روپیہ چھ آنے۔

رسالہ زہروں کا علاج نمبر سوم اس میں سانپ بچھو۔ بھڑ۔ مکھی۔ بھونرا۔ چھپکلی اور دیگر زہریلے جانوروں اور حشرات الارض کا مفصل بیان اور کاٹنے کا علاج مندرج ہے۔ ہاف ٹون اور قلمی تصاویر بھی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے

رسالہ قبض اس رسالے کے اندر معدہ و آنتوں کی تشریح قبض کی وجوہات اس کی اقسام اور ان کا علاج ایسے طریق سے لکھا ہے کہ ہر خاص و عام نیز وید حکیم صاحبان یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں قیمت اردو ۱/ ہندی ۲/

لاثانی لغات الادویہ اتنی جامع لغات آج تک اردو زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ آپ کو کسی زبان کا نام معلوم ہو۔ دوسرے ہندوستان کی ہر زبان اور انگریزی و لاطینی کے نام بھی فوراً معلوم ہو جائیں گے۔ ہر زبان کی ردیف موجود ہے اور سب نام اکٹھے دیئے ہیں بڑی محنت اور خرچ سے تیار کئے گئے ہیں۔ قیمت چار روپے

طب ہندی کی قدامت (اردو) مشہور ڈاکٹر نو کھنو کے پرانے معلومات پر خیالات ہر ہندوستانی عموماً اور معالج کے خصوصاً پڑھنے لائق ہے۔ قیمت ۴/

ادویات باہ اس نام کی دو ضخیم کتاب لکھی جا چکی ہیں جس میں دنیا کے ہر قسم کے مقوی نسخہ جات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اس کے حصہ اول میں مقوی باہ پاکوں معجونوں۔ جوارشوں حلووں۔ چورنوں۔ گولیوں۔ دوائی۔ غذاؤں اور حریروں وغیرہ کے نسخے درج ہیں۔ جو بیسیوں مستند مطبوعہ اور قلمی کتب سے نیز بہت سے مشہور حکیموں اور ویدوں کے علاوہ عام اشخاص کے تجربات سے حاصل کئے گئے ہیں۔ اس سے ہر کوئی پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ قیمت فی جلد تین روپے (۳ روپے)

ادویات باہ حصہ دوم اس میں مقوی باہ مشروبات یعنی نسخہ جات مقوی ہر قسم شربت۔ عرق آسو۔ شراب نیز مقوی باہ تیل گھرت۔ عطر و رسوں کے اعلیٰ اعلیٰ نسخے مقوی باہ کشتہ جات ہر قسم اور ساتھ ہی مقوی باہ طلاء (حشی) و نیز مقوی منزلات۔ مضبوطات وغیرہ کے سینکڑوں نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی محنت سے تیار ہوا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

وش میں امرت اس کتاب میں افیون۔ بچلا۔ اندر جھونا گ۔ آک۔ دھتورہ وغیرہ نباتاتی زہروں کے مفید نسخے دیئے گئے ہیں جو چیزیں موت کا سبب ہوتی ہیں۔ انھیں کے اندر امرت پوشیدہ ہے۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۱۴/

موت کے قاصد کرم و انکی حقیقت اس کتاب کے اندر تمام ضروری امراض مثلاً ملیریا، ٹائیفائیڈ، مرض النوم۔ پلیگ۔ فیل پاؤ۔ وغیرہ کے جرمز اور ان کے ایک دوسرے تک پہنچانے والے کرم اور ان کی عادات کا پورا بیان ہے۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۹/

رسالہ کثرت کل دنیا میں ۹۰ فیصدی سے بھی زیادہ اس مرض میں مبتلا ہیں اس رسالہ میں اس کی کل تشریح کی گئی ہے اور بعدہ مفصل علاج اور ہر قسم کے نسخہ جات دیئے گئے ہیں تاکہ ہر امیر و غریب فائدہ اٹھا سکے۔ قیمت اردو ۵/ ہندی ۱۰/

رسالہ آتشک باتصویر از روئے ویدک۔ یونانی ڈاکٹری اس مرض کی مکمل تشریح۔ اسباب۔ علامات اور علاج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اصلی رنگین تصاویر۔ مرض کی اصلیت کو ظاہر کر رہی ہیں۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ قیمت اردو تین روپے۔ ہندی تین روپے۔

رسالہ سوزاک ویدک۔ یونانی اور ڈاکٹری کی کل تحقیقات دکھلانے کا مکمل رسالہ ہے جس میں دو سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ مرض سوزاک اور اس کے متعلقین امراض پر اس سے بہتر کوئی رسالہ نہیں مل سکتا۔ قیمت ۸/ ہندی ۱۲/

رسالہ ملیریا یا موسمی بخار ملیریا کے متعلق آج تک جو تحقیقات ہوئی ہے۔ اس سب کا عام فہم الفاظ کے اندر ایسے مشہور طریقے سے ذکر ہے کہ ہر شخص بخوبی اس مضمون سے واقف ہو سکتا ہے۔

قیمت اردو ۵/ ہندی ۱۰/

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خط و کتابت و تار کا پتہ امرت دھارا ۱۲۵ لاہور المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ و دیش اپکارک بکڈپو، امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مستورات کے بعض پوشیدہ امراض کو ایک قابل اور پرانا تجربہ رکھنے والی عورت بخوبی سمجھ سکتی ہے اور کامیاب علاج کر سکتی ہے۔ شفا خانہ رفاہ نسوان کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ انکی ادویہ کے استعمال سے مایوس عورتیں بھی اولاد حاصل کر چکی ہیں۔ لہٰذا وہ بہنیں جو کئی ایک علاج کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے مکمل دوا طلب فرمائیں۔ انشاء اللہ ضرور انکی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا۔ اس دوا کی قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ پتہ:۔ شفا خانہ رفاہ نسوان قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق پر اسپکٹس و نمونہ سبق مفت
اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library

تپدق کا علاج

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی۔ اس کیلئے کندن کا طریقہ علاج شرطیہ طور پر دوسرے تمام علاجوں سے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اس تیر بہدف طریقہ علاج کی پوری تفصیل معلوم کرنے کیلئے نیچے کے پتہ سے رسالہ "تپدق کا علاج" مفت منگوا کر پڑھیں۔ اور بیمار کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بیماری کے لئے دنیا کے سب سے بہتر علاج سے فائدہ اٹھائیں:

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

مکان برائے فروخت

پانچ مرلہ زمین پر بنا ہوا۔ پختہ مکان مشتمل بر دو کمرے اور صحن قریب مسجد محلہ دارالرحمت متصل دو کانہائے سودا سلف جو اس وقت دو روپے ماہوار کرایہ پر چڑھا ہوا ہے قابل فروخت ہے:

مفتی محمد صادق

بلا اپریشن موتیا بند دور

کون نہیں جانتا۔ کہ موتیا بند کی بیماری بہت موذی مرض ہوتی ہے۔

اس بیماری میں کئی سال تک پانی پکنے کا انتظار کیا جاتا ہے۔ تاکہ اپریشن کرایا جاسکے۔ اس لمبے انتظار کے بعد اگر اپریشن درست ہوا۔ تو آنکھیں دیکھنے کے قابل ہو جاتی ہیں۔ اور اگر ذرا کوئی نقص رہ گیا۔ تو آنکھیں ساری عمر کے لئے مصیبت بن جاتی ہیں۔

نیز بنی ہوئی آنکھیں بھی اکثر جلن دھندلا پن ڈھیلوں کے درد کا شکار بنجاتی ہیں ان سب مرضوں اور خاصکر موتیا بند بغیر اپریشن اچھا کرنے کیلئے سالہا سال کے تجربہ کے بعد ہم نے یہ دوا جڑی بوٹیوں سے تیار کی ہے۔ چند روز میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک ماہ کیلئے ایک روپیہ چار آنے ۱۴؎ تین ماہ کی دوائی کی قیمت تین روپے علاوہ محصولڈاک

نیز ہر قسم کی آنکھوں کا مشورہ بذریعہ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں

الیس ایم عبد اللہ معالج چشم۔ آنکھوں کا ہسپتال قادیان پنجاب

دہلی میں عظیم الشان ویدک یونانی دواخانہ

اہل ہند و بیرونی ممالک کے دوستوں کو مژدہ

دہلی میں عظیم الشان ویدک یونانی دواخانہ بازار لال کنواں زینت محل میں زیر سرپرستی عالیجناب فخر خاندان شریفی شمس الحکما حکیم عبد الغنی خاں صاحب رئیس اعظم دہلی جو کہ حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم کے خاندان کی ان مایہ ناز ہستیوں میں سے ہیں جن کو مرحوم ان کی ذہانت۔ قابلیت اور ان کے کامل طبیب ہونے کیوجہ سے اپنی زندگی میں اپنی بجائے باہر مریضوں کے معالجہ کیلئے روانہ کیا کرتے تھے۔ جاری کیا گیا ہے یہ دواخانہ مشترکہ سرمایہ سے اس قدر کثیر رقم سے جاری ہوا ہے۔ کہ دہلی کا کوئی دوسرا دواخانہ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ ویدک یونانی دواخانہ دہلی کے مطمح نظر طب یونانی کو دوبارہ فروغ دینا ہے۔ پس جس دواخانہ کا مقصد اعظم طب یونانی کا احیاء ہو اس کے مخصوص مجربات اور مفرد و مرکب ادویہ کے متعلق اشتہاری الفاظ استعمال کرنا بے سود ہیں۔ ویدک یونانی دواخانہ دہلی طب اور وید ک کے کامیاب اور مجرب نسخہ جات کا مخزن ہے۔ اور

شاہی اطباء کے وہ خاص الخاص نسخے

جو صرف راجاؤں۔ مہاراجاؤں اور نوابوں کیلئے ہی ہوتے تھے۔ مناسب قیمتوں پر ہر خاص و عام کو اس دواخانہ سے مہیا ہو سکتے ہیں۔ یہ مخصوص مجربات حضرت حکیم نور الدین صاحب بھیروی جو کہ شاہی اطباء میں سے تھے۔ اور جن کو اگر اپنے وقت کا ارسطو اور جالینوس ثانی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اور حکیم عبد الغنی خاں صاحب جو کہ خاندانی لحاظ سے بھی اور کامل طبیب ہونے کیوجہ سے بھی حکیم اجمل خانصاحب مرحوم کے صحیح معنوں میں جانشین ہیں۔ اور وید مان سنگھ صاحب مرحوم سیکرٹری طبیہ کالج دہلی کے سالہا سال کی جانکاہ ششقتوں اور طبی تجربوں کے کامیاب نتیجے ہیں۔ جن کو جدید سائنٹفک طریقوں سے طیار کیا گیا ہے۔ برص۔ دق۔ نرینہ اولاد۔ قوت باہ سرعت انزال۔ آتشک سوزاک بواسیر بادی ہو یا خونی اور نسوانی امراض مثلاً اسقاط حمل سیلان الرحم وغیرہ کے نہایت بہترین اور کامیاب نسخے موجود ہیں۔ جو کہ تیسرے روز ہی اپنا جادو کا اثر دکھاتے ہیں۔ آج ہی حالات مرض لکھیں۔ اور دہلی کی مایہ ناز ہستی حکیم عبد الغنی خانصاحب کے طبی لاثانی تجربوں سے فائدہ اٹھائیں۔ فہرست دواخانہ خط لکھکر مفت طلب فرمائیں۔

نوٹ:۔ باہر کے مریضوں کے لئے اگر وہ آنے سے پیشتر اطلاع دیں۔ تو ان کی رہائش کا خاطر خواہ انتظام کر دیا جاتا ہے:

منیجر ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

سلطان بلیو بلیک انک فار آل فاؤنٹین پن

سوین انک کے مقابلہ میں فاؤنٹین پن کی سیاہی قادیان میں تیار کی گئی ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب نے مقابلتاً پن میں سیاہی استعمال کر کے تصدیق کی ہے۔ چنانچہ پہلے نیلا لکھتی ہے پھر سیاہ اور پختہ ہو جاتی ہے۔ ۲۔ دوسرے دن پانی سے نہیں دھلتی ۳۔ ٹیوب کو خراب نہیں کرتی ۴۔ ٹیوب میں جمتی نہیں ۵۔ روانگی سوین سے زیادہ ہے۔ ۶۔ رنگت سوین کے برابر ہے۔ قیمت فی شیشی ۳؍ کمیشن ۳۳ فیصدی

اے رحیم اینڈ برادرز قادیان گورداسپور پنجاب

قانون مباشرت

مباشرت پر مفصل مکمل و نہایت مستند باتصویر کتاب ہے

قیمت چار روپیہ للعہ محصولڈاک ۸؍

فہرست اور ریویوز مفت طلب کریں

پتہ امیر الاطباء ڈاکٹر فضل مبین محلہ رودگران دہلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیت المقدس ۱۸ مارچ۔ کل بیت المقدس کی ایک بارونق گزرگاہ پر بم پھٹا۔ جس کی وجہ سے ایک کانسٹیبل اور چند یہودی راہگیر زخمی ہو گئے۔ اس حادثہ کے سلسلہ میں کئی عرب گرفتار کئے گئے۔ رات کو ایک عرب قہوہ خانہ پر دو بم پھینکے گئے۔ جس کے نتیجہ میں ۷ عرب زخمی ہوئے۔

روما ۱۸ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ وزیر خارجہ اطالیہ ۷ اپریل کو انگورہ روانہ ہو جائیں گے۔ تاکہ بحیرہ روم کے متعلق ترکی سے معاہدہ کے مسئلہ پر توفیق رشدی الراس سے گفت وشنید کر سکیں گے۔

برلن ۱۸ مارچ۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ نازیوں کے سابق افسر اعلیٰ ڈاکٹر پول کو خفیہ پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ دیگر مقتدر نازی افسر بھی گرفتار کر لئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ملوکیت پسندوں کے حامی تھے

نئی دہلی ۱۸ مارچ آج آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں مسٹر جے پرکاش نرائن کی اس ترمیم پر تین گھنٹوں تک سرگرم بحث ہوتی رہی۔ کہ عہدوں کو قبول نہیں کرنا چاہیئے۔ بحث میں تیرہ ارکان نے حصہ لیا۔ لیکن ۱۳۵ آراء اور ۷۸ آراء کے تناسب سے یہ ترمیم گر گئی اکثریت عظیمہ نے بقیہ تمام ترمیمات بھی مسترد کر دیں۔ اور کانگرس کی مجلس عاملہ کی قرارداد جو مشروط طور پر عہدوں کی قبولیت کے حق میں تھی ۱۲۷ اور ۷۰ آراء کے تناسب سے منظور ہو گئی

ویلنشیا ۱۸ مارچ۔ حکومت ہسپانیہ نے جنرل فرانکو پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ ہسپانیہ کو اٹلی اور جرمنی کے ہاتھوں فروخت کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس باغیوں کے جاسوسوں نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ ہسپانیہ کے ایک مشہور اور مقتدر شخص نے برطانیہ اور فرانس کو ایک خط لکھا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اگر جنگ ہسپانیہ میں حکومت کو کامیابی ہوئی۔ تو ہسپانیہ بھی برطانیہ اور فرانس کے مفاد کا پورا پورا خیال رکھا جائے گا۔

حیدر آباد دکن ۱۸ مارچ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حیدر آباد سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر نواب کمال یار جنگ بہادر نے اپنی جاگیر میں اعلیٰ حضرت حضور نظام کے جشن سیمیں کی یادگار قائم رکھنے کے لئے ۷ ہزار روپیہ کے صرف سے ایک سکول قائم کیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ جشن سیمیں کے موقع پر اعلیٰحضرت حضور نظام نے جوبلی فنڈ سے ۵۰ اداروں کو مجموعی طور پر ۵ ۷ ہزار روپیہ عطا کیا ہے

نئی دہلی ۱۸ مارچ۔ اسمبلی میں کانگرس پارٹی نے اس امر کی ترمیم پیش کی تھی۔ کہ مسودہ قانون مالیات کی دفعہ ۳ کھانڈ پر محصول ہٹا دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کانگرس کی یہ ترمیم ۷۴ اور ۴۱ آراء کے تناسب سے منظور ہو گئی۔

نئی دہلی ۱۸ مارچ۔ کانگرس کی مجلس عاملہ نے مجالس آئین ساز کے کانگرسی ارکان کے لئے مندرجہ ذیل حلف نامہ منظور کیا ہے۔ "ہم مؤتمر ملی ہند کے ارکان انفرادی اور اجتماعی طور پر حلف اٹھاتے ہیں۔ کہ ہم ہندوستان کی خدمت کرینگے اور مجالس آئین ساز میں اور ان کے باہر ہندوستان کی آزادی کے لئے کوشاں رہیں گے۔ نیز عوام الناس کی غربت افلاس اور بے روزگاری کا خاتمہ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم کانگرس کے اصول و آئین کے ماتحت رہ کر کانگرس کے مقاصد کی تکمیل کی کوشش کریں گے۔"

لنڈن ۱۸ مارچ۔ فلسطین کے تازہ ترین حادثات کے سلسلہ میں دارالعوام میں متعدد سوالات دریافت کئے گئے ایک سوال کے جواب میں وزیر مستعمرات نے کہا۔ کہ میں خوش ہوں فلسطین کے مفتی اعظم اور عرب ہائی کمیٹی کے دوسرے ارکان نے ان حادثات سے اظہار بیزاری کیا ہے۔ لیکن بد قسمتی سے یہ مجرمانہ افعال پھر بھی جاری ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ ایک ایسے ملک میں جہاں گذشتہ سال سے مسلسل شورش جاری ہے امن قائم رکھنا بے حد مشکل ہے۔ جب وزیر مستعمرات سے دریافت کیا گیا۔ کہ مارشل لاء کب نافذ کیا جائیگا تو انہوں نے کہا۔ کہ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ مارشل لاء کا نفاذ کہاں تک مفید ثابت ہوگا۔ ہمیں مارشل لاء نافذ کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن حکومت ایسا اقدام کرنے کے لئے تیار نہیں

پشاور ۱۸ مارچ۔ سولہ وزیریوں نے جو رائفلوں سے مسلح تھے۔ بنوں کوہاٹ روڈ پر کھانڈ سے بھری ہوئی ایک لاری کو ٹھہرا لیا۔ اور ایک ہندو نوجوان کو اٹھا لے گئے۔ پولیس ان کا تعاقب کر رہی ہے۔ مگر ابھی تک کسی کی گرفتاری نہیں ہو سکی۔

طرابلس ۱۸ مارچ۔ کل صبح سنیور مسولینی نے طرابلس کے میلہ کا افتتاح کیا۔ اور جولیس سیزر کے مجسمہ کی نقاب کشائی کی رسم ادا کی۔ اور تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ لیبیا کے مسلمانوں نے جس جوش سے خیر مقدم کا اظہار کیا ہے۔ اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ اطالیہ کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں۔

مدراس ۱۸ مارچ سیلم سے ایک اطلاع موصول ہوا ہے۔ کہ گذشتہ رات سوا بارہ بجے شہر میں زلزلہ کا جھٹکا محسوس کیا گیا۔ زلزلہ کے ساتھ پانچ منٹ گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی۔ مکان۔ دروازے۔ کھڑکیاں ہلنے لگیں۔ کسی قسم کے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

بیت المقدس ۱۸ مارچ آج سے بیت المقدس کی میونسپل حدود میں دوبارہ کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ ۷ بجے شام سے ۵ بجے صبح تک کوئی شخص گھروں سے باہر نہیں نکل سکیگا

قاہرہ ۱۸ مارچ۔ آج صبح طلباء اور پولیس کے درمیان خوفناک تصادم ہو گیا جس میں متعدد طلبہ مجروح ہوئے نازک حالات کے پیش نظر تمام سوار پولیس کو جائے وقوعہ پر بھیج دیا گیا ہے طلباء کی ایک اور جماعت نے ایک اخبار کے دفتر پر حملہ بول دیا۔ جس میں پولیس کے آدمی اور طلباء مجروح ہوئے

دہلی ۱۸ مارچ۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں پنڈت مالویہ نے پرجوش تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا۔ کہ عہدوں کی قبولیت کے متعلق مجلس عاملہ کے ریزولیوشن کو نامنظور کر دیا جائے۔ مزید کہا۔ کہ موجودہ حالات میں وزارتیں قبول کرنا گناہ ہے۔ انہیں مسترد کر کے گورنمنٹ کو مجبور کیا جانا چاہیئے۔ کہ وہ آئین نو کو واپس لے لے۔

دہلی ۱۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے بنگال میں سبھاش چندر بوس کی رہائی کے بعد صوبہ سرحد کے کانگرس لیڈر عبد الغفار خان پر سے بھی وہ پابندیاں ہٹنے والی ہیں۔ جو ان کے داخلہ پنجاب و سرحد پر ہیں۔

کسومو ۱۸ مارچ۔ مشرقی افریقہ کے بعد سر آغا خان طیارہ میں سوار ہو کر قاہرہ کو روانہ ہو گئے۔

قلیل سرمایہ کی تجارت

بمبئی کی مشہور احمدی فرم

اگر آپ قلیل سرمایہ سے کوئی آسان تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہماری کپڑے (پارچہ) کی تجارتی گانٹھ مالیتی پچیس یا دو صد روپیہ منگوا کر فروخت کریں جس میں خوشنما۔ دلکش وضع کا عام پسند ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونیوالا ارزاں پارچہ ہے نمونہ کا بنڈل پچاس روپیہ کا ہے۔ چوتھائی رقم پیشگی آنی چاہئے احمدی برادران کو خاص غور۔ احتیاط اور رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے

ایس رفیق بھائی جیکب سرکل بمبئی

محرم اور ایسٹر کی تعطیلات کے لئے رعائتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ۱۳ مارچ سے لے کر ۲۹ مارچ ۱۹۳۷ء تک محرم اور ایسٹر کی تعطیلات کے لئے حسب ذیل شرح پر واپسی ٹکٹ جو ۱۵ اپریل ۱۹۳۷ء تک کام آسکیں گے۔ جاری کئے جائینگے بشرطیکہ ایک طرف کا فاصلہ سو میل ہو۔ یا ۱۰۰ میل کا رعائتی کرایہ ادا کیا جائے +

اوّل اور دوم درجہ	ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا ایک تہائی
درمیانہ اور سوم درجہ	ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا نصف

چیف کمرشل منیجر لاہور

مفتی اعظم ہند کا فتویٰ

مسئلہ ختم نبوت میں

"بعد آنحضرت کے یا زمانہ میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں البتہ صاحب شرع جدید کا ہونا ممتنع ہے"۔

مندرجہ بالا الفاظ مسئلہ ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمد عبدالحی صاحب لکھنوی مرحوم نے اپنے رسالہ دافع الوسواس فی اثر ابن عباس کے صفحہ ۱۶ میں تحریر فرمائے ہیں۔ یہ رسالہ مدت سے نایاب تھا۔ اب حضرت مولانا مرحوم کے نواسہ سے دوبارہ طبع کرایا گیا ہے۔ رسالہ میں طبقات الارض کے وجود پر بھی عالمانہ بحث کی گئی ہے۔

چار آنہ فی نسخہ کے حساب سے ٹکٹ بھیجکر مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمائیں۔ تبلیغی اغراض سے اس کی اشاعت نہایت مفید ہے۔

حافظ سلیم احمد خان اٹاوی دفتر قاعدہ یسرنا القرآن قادیان دارالامان

بیمار بیچارے کدھر جائیں

کہیں ولائتی مرکبات نظر کیمیا منے ہیں۔ کہیں ویدجی صاحب اپنی گولیوں کی تعریف میں زبردست تحریریں شائع فرما رہے ہیں۔ کسی جگہ علوم جسمانی کے ماہر شرطیہ علاج کے سرٹیفکیٹ دینے کو تیار ہیں کہیں گولڈن پلز ہیں اور کسی جگہ امریکہ اور جرمن کی مقوی ادویات کی دہوم ہے۔ ایک میں ہوں جسکو نہ اپنی دوائی پر ناز ہے۔ نہ کوئی شرطیہ عدہ ہے۔ محض اس پاک پروردگار کی ذات بابرکات پر بھروسا در کامل اطمینان ہے یہی وجہ ہے۔ کہ جن دوستوں نے جریان۔ سرعت۔ نامردی۔ کمی خون ضعف دل کمزوری دماغ۔ کمی حافظہ کمی ہاضمہ دائمی قبض۔ نزلہ۔ زکام کیلئے۔ ایکدفعہ **امرت بوٹی** کو استعمال کیا ہے اسکا شیدا اور عاشق ہو گیا ہے۔ امرت بوٹی جناب حکیم منیر احمد خان صاحب حکیم حاذق نے یونان فارمیسی کو بطور عطیہ عنایت فرمائی ہے قیمت ۵۰ گولی عہ

نوٹ:۔ دوائی منگواتے وقت پورے حالات لکھے جائیں۔ کیونکہ حالات دیکھنے کے بعد امرت بوٹی کے ہمراہ دوسری دوائی بلاقیمت مفت روانہ کی جاتی ہے۔ تاکہ مریض کو خدا تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے

خط بنام منیجر یونان فارمیسی جالندھر چھاؤنی پنجاب

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دے کر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشا اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔

نوٹ:۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ **قاضی غلام حسن** احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی